يد الله على الجماعة . ترمذی

لا جماعة الا بامارة . دارمی

بانی: مجتہد العصر مفتی دوراں حضرت العلام حافظ محمد عبداللہ محدث روپڑی

بیاد سلطان المناظرین حافظ عبدالقادر روپڑی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث لاہور

جماعت اہلحدیث کی خصوصی ترجمان

مدیر مسئول: حافظ محمد جاوید روپڑی

نگران اعلیٰ: عارف سلمان روپڑی

جلد 56 | جمعۃ المبارک | 10 رجب 1433ھ یکم تا 7 جون 12ء | شمارہ 22

فون 7656730
فیکس 7659847

اللہ تعالیٰ انسان سے فرماتا ہے

میری طرف آ کر تو دیکھ — متوجہ نہ ہوں تو کہنا
میری راہ میں چل کر تو دیکھ — راہیں نہ کھول دوں تو کہنا
مجھ سے سوال کر کے تو دیکھ — بخشش کی حد نہ کر دوں تو کہنا
میرے لیے بے قدر ہو کر تو دیکھ — قدر کی حد نہ کر دوں تو کہنا
میرے لیے لٹ کر تو دیکھ — رحمتیں نہ لٹا دوں تو کہنا
میرے لیے بک کے تو دیکھ — انمول نہ کر دوں تو کہنا
مجھے رب مان کے تو دیکھ — بے نیاز نہ کر دوں تو کہنا
میرے خوف سے آنسو بہا کر تو دیکھ — مغفرت کے دریا نہ بہا دوں تو کہنا
وفا کی لاج نبھا کے تو دیکھ — عطا کی حد نہ کر دوں تو کہنا
میرے نام کی تعظیم کر کے تو دیکھ — تکریم کی انتہا نہ کر دوں تو کہنا
اپنی ہستی کو فنا کر کے تو دیکھ — جام بقا سے سرفراز نہ کر دوں تو کہنا
مجھے الحی القیوم مان کر تو دیکھ — ابدی حیات کا امین نہ بنا دوں تو کہنا
میرا صرف میرا ہو کے تو دیکھ — ہر کسی کو تیرا نہ بنا دوں تو کہنا

جامعہ اہل حدیث کا ویب سائٹ ایڈریس www.jaamia.com

غیبت کے جواز کی صورتیں

عن عائشة رضی اللہ عنہا ان رجلا استاذن علی النبی ﷺ فقال : ائذنوا له بئس اخوا العشیرة ؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا اس کو اجازت دے دو یہ اپنے خاندان کا برا آدمی ہے۔(صحیح بخاری کتاب الادب باب مایجوز من اغتیاب اهل الفساد والریب ، حدیث :٦٠٥٤)

1۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے باختلاف ذکر کیا ہے کہ وہ عیینہ بن حصن تھا۔ یا مخرمہ بن نوفل تھا۔ رسول اللہ ﷺ کا اسے خاندان کا برا آدمی قرار دے دینا اس بات کی دلیل ہے کہ ایسے لوگوں کی غیبت حرام نہیں ہے۔ اسی لیے امام بخاری نے اس حدیث پر یہ باب قائم کیا ہے۔ باب مایجوز من اغتیاب اهل الفساد والریب کہ اہل فساد اور مشتبہ لوگوں کی غیبت کرنا جائز ہے۔ اور یہاں غیبت اپنے لغوی معنی میں ہے غیبت کی اصطلاحی تعریف وہی ہے جو حرام ہے۔

2۔ اسی طرح منافقین کی بھی غیبت کی جاسکتی ہے۔ یا جو جاہل اور بدعتی قسم کے لوگ ہوں جو دین میں جہالت اور بدعات کو رواج دیں۔ اس کی دلیل عائشہ رضی اللہ عنہا کی وہ حدیث ہے کہ وہ بیان کرتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **ما اظن فلانا یعرفان من دیننا شیئا** (باب مایجوز من الظن ، حدیث :٦٠٦٧) میرا گمان ہے کہ فلاں فلاں آدمی ہمارے دین کے بارے کسی بات کو نہیں جانتے۔ قال اللیث : کان رجلین من **المنافقین** ، لیث (راوی حدیث) کہتے ہیں کہ وہ دونوں لوگ منافقوں سے تھے۔

3۔ خاوند اور بیوی فتوی پوچھنے کے لیے مفتی سے ایک دوسرے کی خامی بیان کرسکتے ہیں۔ اس طرح کوئی اور بھی فتویٰ لینے کے لیے حقائق کی نقاب کشائی کرسکتا ہے بشرطیکہ نیت خیرخواہی کی ہو۔ اس کی دلیل یہ حدیث ہے: عائشہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہے: قالت ھندا مرأة ابی سفیان للنبی ﷺ **ان اباسفیان رجل شحیح ولیس یعطینی مایکفینی وولدی الا ما اخذت منه وھو لایعلم ؟قال خذی مایکفیک وولدک بالمعروف** (صحیح بخاری کتاب النفقات باب نفقه المرأة اذاغاب عنها زوجها ، حدیث:٥٣٥٩) ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی بیوی ہند رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ سے عرض کی کہ ابوسفیان بخیل آدمی ہیں۔ وہ مجھے اتنا خرچہ بھی نہیں دیتے کہ مجھے اور میرے بچوں کو کافی ہوجائے، مگر یہ کہ میں خود ان کی لاعلمی سے ان کے مال میں سے کچھ لے لوں آپ نے فرمایا: تم معروف طریقے سے اتنا مال لے لیا کرو جو تجھے اور تمہارے بچوں کو کافی ہوجائے۔

4۔ امیر، خلیفہ کے سامنے کسی کی شکایت اصلاح کے لیے یا اپنا حق وصول کرنے کے لیے کی جاسکتی ہے۔ کسی برائی کو روکنے یا کسی کو برے کام سے منع کرنے کے لیے کسی سے مدد لینے کے لیے حقیقت بیان کرنا بھی غیبت محرمہ میں نہیں آتا۔ بشرطیکہ اصلاح مقصود ہو۔ اس کی دلیل زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہے کہ جب انہوں نے عبداللہ بن ابی کی وہ گفتگو جو اس نے رسول اللہ ﷺ کے خلاف کی تو زید رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے شکایت کی۔ پھر سورت منافقین نازل ہوئی۔(صحیح بخاری کتاب التفسیر ، باب سورة المنافقون ، حدیث: ٤٩٠)

5۔ خیرخواہی کی نیت سے کسی کا عیب بیان کرنا بھی غیبت کے زمرے میں نہیں آئے گا جو کسی دوسرے کے لیے نقصان دہ ہو۔ کاروباری اشتراکیت یا رشتہ ازدواج میں مشورہ دینے کے لیے ایسا کیا جاسکتا ہے۔ اس کی دلیل فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے۔ کہ جب انہوں نے رسول کریم ﷺ سے ابوجہم اور معاویہ رضی اللہ عنہما کے بارے پوچھا کہ انہوں نے مجھے نکاح کا پیغام دیا ہے تو آپ نے فرمایا: اما معاویة فصعلوک لامال له **واما ابوالجهم فلا یضع العصا عن عاتقه** ۔ معاویہ تو مفلس آدمی ہے۔ اس کے پاس مال ہی نہیں ابوجہم اپنے کندھے سے لاٹھی ہی نہیں اتارتا (صحیح مسلم کتاب الطلاق باب المطلقه ثلاثا لا نفقه لها حدیث : ١٤٨٠)

اس کے علاوہ کسی کی غیبت کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ اللہ ہمیں اس سے محفوظ فرمائے۔

ہفت روزہ
تنظیم اہلحدیث
لاہور

مدیر مسئول
حافظ محمد جاوید روپڑی

جلد 56 ☆ شمارہ 22
10 رجب ☆ 1433ھ
یکم جون ☆ 2012ء
C.P.L - 104

فون: 7670968 / 7656730 فیکس : 7659847

اداریہ

پروفیسر میاں عبدالمجید

وزیر اعظم کے خلاف نااہلی ریفرنس اور فہمیدہ مرزا کی نافہمی

پیپلز پارٹی کی موجودہ حکومت جب سے برسرِ اقتدار آئی ہے ملک کی اعلیٰ عدالتوں کے ساتھ محاذ آرائی کی پالیسی پر گامزن ہے۔ وجہ صاف ظاہر ہے اس حکومت کا ماٹو ہی لوٹ مار، کرپشن، اداروں کی تباہی و بربادی، ملک کی معیشت کو تباہ و برباد کر کے اسے عالمی مالیاتی اداروں جن پر یہودیوں کا قبضہ ہے ان کے سامنے نوالہ تر بنا کر پھینکنا۔ ہندوستان سے نہ صرف پیار و محبت کی پینگیں جھولنا بلکہ تجارت کی آڑ میں ملکی وسائل کی لوٹ مار میں اسے بھی حصہ رسدی پہنچانا، غرضیکہ ملکی استحکام، ملکی معیشت، امن و امان تباہ و برباد کر کے وطن عزیز کو عالمی استعماری طاقتوں کا دست نگر بنانا کہ وہ اسے ایٹمی طاقت بننے کی سزا دیں۔ چنانچہ ان چار سالوں میں ریلوے، پی آئی اے، سٹیل مل، توانائی کے ادارے مکمل مفلوج کیے گئے، کراچی آگ میں جل رہا ہے، بلوچستان میں کھلم کھلا علیحدگی کی تحریکیں چل رہی ہیں، قتل و غارت معمول بن چکا ہے، مہنگائی کا منہ زور طوفان غریبوں کو خودکشیوں پر مجبور کر رہا ہے، متوسط طبقے کے لیے اپنی سفید پوشی کا بھرم قائم رکھنا مشکل ہو چکا ہے۔ اب تو پاکستان کو لوگ سو فی صد پاکستان کہنا شروع ہو گئے ہیں، جہاں ڈالر سو روپے کو چھو رہا ہے، پٹرول سو روپے، کیلے کا چھ عدد پیکٹ سو روپے کرپشن، مہنگائی سو فیصد چار سال میں بیرونی قرضوں میں اضافہ سو فیصد، ہر محب وطن پاکستان ہر لحہ تشویش میں مبتلا ہے کہ اس ملک کا کیا بنے گا؟ سٹریٹ کرائم میں اس قدر اضافہ ہو چکا ہے کہ سمجھدار والدین اپنے بچوں کو تلقین کرتے ہیں کہ اگر کوئی بدمعاش سڑک پر روک کر تم سے گاڑی، موٹر سائیکل موبائل یا نقدی چھیننے کی کوشش کرے تو قطعاً مزاحمت نہ کریں اور سب کچھ ان لٹیروں کے حوالے کر دیں۔ یہی حال گھروں کا ہے کہ اگر کوئی چور ڈاکو گھر میں گھس جائے تو مزاحمت کی بجائے سب مال اس کے حوالے کر دیتے ہیں، مزاحمت کی صورت میں جان جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ روزانہ اخبارین بھری ہوتی ہیں کہ لوٹ مار میں مزاحمت پر قتل کر دیا۔ ادھر حکمرانوں کی نیت میں فتور ہے، پرانے بزرگوں نے جو کہاوتیں اور کہانیاں بنائی تھیں وہ سچ ثابت ہو رہی ہیں، مشرف کے پرویزی دور سے اب تک آسمانی آفات بے موسمی بارشیں، طوفانی آندھیاں، سیلاب، زلزلے اس قوم کا مقدر بن چکے ہیں۔ 2011ء کے تباہ کن سیلاب کے بعد محکمہ موسمیات نے ابھی سے سیلاب کی پیشگوئی شروع کر دی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس امت کے ذمے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ لگایا تھا اور ساتھ ہی ارشاد فرمایا تھا کہ اگر تم اس فریضے کی ادائیگی میں غفلت اختیار کرو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر ایسے حاکم مسلط کرے گا جو تم پر رحم نہیں کریں گے پھر تمہارے نیک لوگ بھی دعائیں کریں گے تو ان کی دعائیں قبول نہیں ہوں گی یعنی یہ ظالم حکمران چہرے بدل بدل کر تم پر مسلط ہی رہیں گے، اس آگ برساتی گرمی میں بجلی غائب دیہاتوں میں 20 سے 22 گھنٹے اور چھوٹے شہروں میں 18 سے 20 گھنٹے بجلی غائب بڑے شہروں میں بھی ایک گھنٹہ بجلی آتی ہے تو ایک گھنٹہ غائب اس پر ستم یہ ہے کہ بجلی کے بل پہلے سے بھی دوگنا آ رہے ہیں، نہ گیس نہ پانی، ملیں بند، مزدور بے روزگار، ادھر حکمران ہیں کہ سپریم کورٹ کے وزیر اعظم

مجلس ادارت

مدیر اعلیٰ: شیخ الحدیث حافظ عبدالغفار روپڑی
مدیر: پروفیسر میاں عبدالمجید
مدیر انتظامی : حافظ عبدالوہاب روپڑی
معاون مدیر : حافظ عبدالجبار مدنی
نائب مدیر انتظامی : مولانا عبداللطیف حلیم
مینجر: شہادت طور
0300-4583187
کمپوزنگ/ڈیزائننگ : وقار عظیم بھٹی
0300-4184081

فہرست

اداریہ	3
الاستفتاء	5
تفسیر سورۃ النسآء	6
اقوام متحدہ صیہونی ادارہ ہے	9
ماہِ رجب کی ایک بدعت	12
استحکام پاکستان اور قادیانیت	15
این اے 140 کے ضمنی الیکشن	17

زرِ تعاون

فی پرچہ - 7 روپے
سالانہ - 300 روپے
بیرون ممالک 200 ریال (امریکی 50 ڈالر)

مقام اشاعت

ہفت روزہ "تنظیم اہلحدیث" رحمٰن گلی نمبر 5
چوک دالگراں لاہور 54000

نااہلی فیصلہ آنے کے بعد وزیر اعظم صاحب نوے آدمیوں کا قافلہ لے کر سرکاری خرچ پر برطانیہ تشریف لے گئے، مہنگے ترین ہوٹلوں میں قیام کیا، مہنگی ترین کاریں کرائے پر لیں، وزیر اعظم صاحب اور ان کے اہل خانہ نے سرکاری خرچ پر اتنی مہنگی خریداری کی کہ برطانوی پریس بھی چیخ پڑا کہ پاکستان کے وزیر اعظم جنہوں نے الیکشن کمشن کے پاس اپنے گوشوارے جمع کرائے تو اتنے غریب تھے کہ ان کے پاس ذاتی کار بھی نہیں تھی لیکن جب برطانیہ آئے تو نوے ہزار پونڈ کے کوٹ خریدے، باقی جیولری وغیرہ اس سے الگ ہے، دیار غیر میں جا کر بھی پاکستان کی اعلیٰ ترین عدلیہ کا مذاق اڑانے سے باز نہیں آئے، وہاں فرماتے ہیں مجھے معلوم تھا کہ میرے ملک سے باہر جاتے ہی سپریم کورٹ کا تفصیلی فیصلہ آجائے گا۔ کبھی ملکی اعلیٰ ترین عدالتوں کو شریف کورٹس سے تعبیر فرماتے ہیں کبھی اپنے جیالوں سے جلوس نکلواتے ہیں تو "محسن کش عدلیہ" کے بینر لہراتے ہیں کبھی انہیں پیپلز پارٹی کی مخالف عدلیہ کا نام دیا جاتا ہے۔ غرض پیپلز پارٹی کے ہر بڑے چھوٹے کے لیے اس وقت ملک کی معزز ترین اور اعلیٰ ترین عدالتیں غریب کی جورو بنی ہوئی ہیں جنہیں جس نام سے بھی وہ پکارنا پسند کریں کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔

وزیر اعظم کو توہین عدالت میں معمولی سزا عدلیہ کے لیے امتحان بنی ہوئی ہے، جب سے سپریم کورٹ نے وزیر اعظم کو توہین عدالت کا نوٹس بھجوایا تھا پیپلز پارٹی بشمول وزیر اعظم عدلیہ کی توہین پر لگی ہوئی تھی اب سپریم کورٹ کا فیصلہ جسے عملدرآمد کے لیے سپیکر قومی اسمبلی کو بھجوایا گیا کہ وہ اسے الیکشن کمشن کو بھجوائیں اور عدالتی فیصلہ کی رو سے یوسف رضا گیلانی وزیر اعظم ہاؤس خالی کر کے اپنے جد امجد موسیٰ پاک کی قبر پر کشکول پکڑ کر بیٹھیں، پوری دنیائے جمہوریت کی تاریخ میں سپیکر منتخب ہونے کے بعد اپنی غیر جانبداری کا اعلان کرتا ہے وہ اپنی پارٹی کی سیاست حتیٰ کہ اس کی رکنیت سے بھی الگ ہو جاتا ہے، فہمیدہ مرزا نے سپیکر قومی اسمبلی بننے کی بجائے زرداری کی جیالی بنتے ہوئے سپریم کورٹ کے خلاف اپنی عدالت قائم کر لی اور پھر سپریم کورٹ کا فیصلہ کالعدم کر دیا۔ الیکشن کمشن کو نااہلی ریفرنس بھیجنے کا قصہ ہی ختم! شائید جیالی محترمہ پوری دنیا میں ایک نظیر کی شکل میں نافذ ہونے والے امریکی چیف جسٹس کا یہ تاریخی فقرہ بھول گئی ہیں "ججز قانون کے پابند ہیں لیکن قانون وہی ہے جو جج کہیں" یوں تو پیپلز پارٹی کی تاریخ ہی عدلیہ سے ٹکراؤ پر مبنی ہے، اس پارٹی کے بانی ذوالفقار علی بھٹو نے اپنی وزارت عظمیٰ کے دوران فرمایا تھا کہ "عدلیہ ایک ناسور ہے" اور سیشن جج سانگھڑ کو عدالتی فرائض کی ادائیگی کے دوران ایک تھانیدار سے ہتھکڑی لگوا کر کمرۂ عدالت سے تھانے پہنچایا تھا۔ بے نظیر بھٹو نے اپنی وزارت عظمیٰ کے دوران عدلیہ کو "کینگرو کورٹس" کا خطاب دیا تھا اور اب تو عدلیہ سے باقاعدہ گلی ڈنڈا کھیلا جا رہا ہے، وطن عزیز کی تاریخ ہے کہ حکمران عدلیہ کو اپنے عزائم کی راہ میں رکاوٹ سمجھتے ہیں لیکن جب وہی حکمران اپوزیشن میں ہوتے ہیں تو آزادی عدلیہ کا نعرہ لگاتے ہیں پھر ان کی خواہش ہوتی ہے کہ عدلیہ ملک کی طاقتور ترین ہو اور ہمیں بطور اپوزیشن تحفظ دے۔ حکمرانوں کو شاید عدلیہ کی صحیح طاقت کا اندازہ نہیں ہے، جب ایوب خان نے مارشل لاء لگایا تو جسٹس محمد رستم کیانی ایک تقریب میں شامل تھے، واپس اپنی کار کے پاس آئے تو دیکھا کہ کار سے جھنڈا اترا ہے، ڈرائیور نے بتایا کہ مارشل لاء حکام ابھی آئے تھے اور جھنڈا اتار کر لے گئے ہیں۔ جسٹس کیانی نے کہا تھا کہ وہ صرف جھنڈا اتار سکتے ہیں جس پر جھنڈا لگا ہوا تھا وہ ڈنڈا موجود ہے اور پھر پاکستان کی عدالتی تاریخ گواہ ہے کہ جب سیاست دانوں کی زبانیں بھی مارشل لاء کے خوف سے خاموش تھیں، مارشل لاء کے خلاف پہلی آواز جسٹس کیانی کے فیصلے کی تھی جسٹس کیانی کے فیصلے نے سیاستدانوں کو بھی مارشل لاء کے خلاف زبان دے دی۔ ایک دفعہ لاہور ہائیکورٹ کے معزز جج صاحب نے بہاولپور بنچ میں سماعت کے لیے جانا تھا ان کو اطلاع دی گئی کہ آپ کا سیلون خیبر میل کے ساتھ لگایا گیا ہے، اتفاقاً گورنر پنجاب نے بھی بہاولپور جانا تھا، ان کے عملے نے خیبر میل کے ساتھ گورنر کا سیلون لگوا لیا، ایک ٹرین کے ساتھ دو سیلون لگ نہیں سکتے جب جج صاحب سٹیشن پر پہنچے تو انہیں بتایا گیا کہ گورنر صاحب کی وجہ سے آپ کا سیلون بعد میں آنے والی ٹرین کے ساتھ لگایا جائے گا، جج صاحب نے اپنے عملے کے کلرک سے کاغذ لیا، جیب سے قلم نکالا اور حکم لکھ دیا کہ تا حکم ثانی خیبر میل لاہور سے روانہ نہیں ہو سکتی۔ حکمنامہ سٹیشن ماسٹر کو ملنے کی دیر تھی کہ کہرام مچ گیا، گورنر صاحب سے رابطہ کیا گیا انہوں نے کہا جج صاحب کا سیلون خیبر میل کے ساتھ لگاؤ، بھٹو عدالتوں سے آنکھ مچولی کھیلتے کھیلتے پھانسی چڑھ گیا تھا؟ کبھی عدالتوں کو جانبدارانہ کہہ کر بائیکاٹ کرتا تھا کبھی بھری عدالت میں جسٹس مولوی مشتاق صاحب کو کہتا کہ میں تمہیں کیسے چیف جسٹس بنا دیتا تم اس اہل ہی نہیں تھے۔ یوسف رضا گیلانی کے لیے پیپلز پارٹی کی تاریخ میں ہی عدلیہ سے ٹکراؤ کے انجام کی مثالیں موجود ہیں جو دوسروں سے عبرت حاصل نہیں کرتا دوسرے اس سے عبرت حاصل کرتے ہیں؟ یہ شرمناک کھیل بند کرو۔ ملک تباہی کے دہانے پر ہے، ہر ذی شعور اس ملک کے مستقبل کے بارے میں پریشان ہے اور ایک تم ہو کہ چار سال سے عدالتوں سے پنگا لینے سے ہی فرصت نہیں ملتی۔ این، آر، او، کو عدالتوں نے روز اول سے کالعدم قرار دیا تم این، آر، او، کے محافظ بن گئے، عدالتوں نے ملک کی لوٹی ہوئی دولت کی واپسی کے لیے سوئس حکام کو خط لکھنے کا کہا تم عدالت کے مقابلے میں کھڑے ہو گئے، عدالت تمہیں مہلت پر مہلت دیتی چلی گئی تم محاذ آرائی پر اترے رہے اور اب عدالت تمہیں نااہلی کی دفعہ کے تحت سزا دے کر سپیکر کو معاملہ الیکشن کمیشن کو بھجوانے کی ہدایت کی ہے تو نافہمیدہ کے فیصلے پر مٹھائیاں بانٹنے لگے ہوئے ملکی حالات دن بدن مخدوش تر ہو رہے ہیں، حکومت نام کی چیز نظر نہیں آتی، غیر ملکی ایجنسیاں دن رات وطن عزیز کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے میں لگی ہوئی ہیں، تمہیں عدالتوں کے ساتھ دنگل کھیلنے اور مٹھائیاں بانٹنے سے فرصت نہیں ہے۔ چیف جسٹس آف پاکستان نے بہت بروقت آگاہ کیا ہے کہ پورے ملک میں قانون کی عملداری نام کی کوئی چیز نہیں ہے، لاقانونیت اس انتہاء تک پہنچ چکی ہے کہ کسی بھی وقت ملک میں ایمرجنسی لگ ہو سکتی ہے، مارشل لاء لگ سکتا ہے، حکمرانوں نے اس انتباہ کو سنجیدگی کے ساتھ غور و فکر اور اپنے طرز عمل کو درست کرنے کی بجائے پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا پر جناب چیف جسٹس کے خلاف پروپیگنڈے کا ذریعہ بنا لیا، وقت تیزی کے ساتھ ہاتھوں سے نکلا جا رہا ہے۔ یاد رکھو! وقت کا پہیہ پیچھے نہیں گھومتا تمہاری پارٹی کی اپنی تاریخ ہے کہ اقتدار کے ایوانوں سے پھانسی گھاٹ کا فاصلہ زیادہ نہیں ہے۔

☆............☆............☆

الاستفتاء

حافظ عبدالوہاب روپڑی

زندگی میں والد کا اپنی بعض اولاد کو جائیداد دینے کا حکم

سوال: ہم چار بھائی اور دو بہنیں ہیں ہمارا والد ماشاء اللہ حیات اور صحت مند ہے اس کی ملکیتی کچھ زمین ہے زمین میں ٹیوب ویل بھی ہے جو والد صاحب نے ایک بیٹے کے نام ملکیتی انتقال کردیا ہے کیا والد اپنی مرضی سے اپنی کچھ جائیداد (زمین یا ٹیوب ویل) اپنی زندگی میں کسی ایک بیٹے یا بیٹی کے نام کر سکتا ہے جبکہ اس کی دوسری اولاد بھی ہو قرآن وحدیث کی روشنی میں ہماری رہنمائی فرمائیں۔ (سائل: محمد طارق، گوہڑ چک نمبر 8، پتوکی)

الجواب بعون الوہاب: حدیث شریف میں ہے: عن النعمان بن بشير ان اباه اتى به الى رسول الله ﷺ فقال انى نحلت ابنى هذا غلاما فقال اكل ولدک نحلت مثله قال لا قال فارجعه وفى رواية انه قال ايسرک ان يكونوا اليک فى البر سواء قال بلى قال فلا اذا وفى رواية قال اعطانى ابى عطية فقالت عمرة بنت رواحة لا ارضى حتى تشهد رسول الله فاتى رسول الله ﷺ فقال اعطيت ابنى من عمرة بنت رواحة عطية فامرتنى ان اشهدک يا رسول الله قال اعطيت سائر ولدک مثل هذا قال لا قال فاتقوا الله واعدلوا بين اولادكم فرجع فرد عطيته وفى رواية قال لا اشهد على جور (مشكوة ص ٢٦٠ باب العطايا فصل اول بخارى جلد اول ص ٣٦١ باب لايشهد على شهادة جور) حضرت نعمان بن بشیرؓ فرماتے ہیں میرے والد نے مجھے ایک غلام بطور عطیہ دیا تو میری والدہ عمرہ بنت رواحہ نے میرے والد کو اس پر رسول اللہ ﷺ کی گواہی ڈال دینے کے لئے کہا جب میرے والد مجھے آپ ﷺ کے پاس لے کر آئے تو آپ ﷺ نے میرے والد کی بات سننے کے بعد فرمایا کیا تیری اس کے علاوہ بھی اولاد ہے میرے والد نے کہا ہاں آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو نے اپنی ساری اولاد کو اس طرح عطیہ دیا ہے حضرت بشیرؓ فرمانے لگے نہیں آپ ﷺ نے فرمایا تھا تم اپنی اولادوں کے درمیان عدل وانصاف کرو اور آپ ﷺ نے یہ بات کہہ کر انکار کردیا کہ میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا حضرت بشیرؓ واپس آئے اور اپنا غلام واپس لے لیا۔

اس حدیث سے مندرجہ ذیل باتیں ثابت ہوئیں کہ والدین اپنی صحت اور زندگی کے اندر جو جائیداد اپنی اولاد کو دیں وہ وراثت نہیں کہلائے گی بلکہ عطیہ ہوگا کیونکہ وراثت ہمیشہ موت کے بعد ہوتی ہے اس طرح لڑکے اور لڑکیاں عطیہ میں برابر ہوتے ہیں اور والدین کو چاہیے لڑکیوں کو بھی لڑکوں کے برابر عطیہ دیں عطیہ میں اولاد کے اندر عدل نہ کرنا ظلم ہے اور ظلم پر شہادت نہیں دینی چاہیے۔

صورت مسئولہ میں والد اپنی اولاد میں سے کسی ایک کو اپنی جائیداد نہیں دے سکتا اگر ایک کو جائیداد سے کوئی چیز دی ہے تو پھر وہ ساری اولاد کو برابر دینی پڑے گی اگر وہ برابر نہیں دیتا بلکہ تفریق کرتا ہے تو اس نے ظلم کیا ہے جس کی شریعت قطعا اجازت نہیں دیتی اور والد کا جائیداد سے ایک لڑکے کو دینا اور دوسروں کو نہ دینا یا کم دینا یہ شریعت کے بالکل خلاف اور غلط ہے۔ مگر اخراجات وغیرہ میں حسب ضرورت کمی وبیشی ہو سکتی ہے مثلا ایک کو پہننے کے لئے 4 میٹر کپڑا درکار ہو اور دوسرے کو 3 میٹر وغیرہ

نوٹ: جو چیز زندگی میں جائیداد سے اولاد کو دی جائے وہ عطیہ کہلاتی ہے اور عطیہ میں شرعا لڑکے اور لڑکیاں برابر ہوں گے۔ فقط

علمائے اہلحدیث چونیاں کا تعزیتی اجلاس

مورخہ 14 مئی 2012ء کو علمائے اہل حدیث چونیاں کا بعد نماز مغرب ایک تعزیتی اجلاس منعقد ہوا، جس میں قحط الرجال کے اس دور میں جید علمائے کرام کی وفات پر گہرے دکھ اور حزن وملال کا اظہار کیا گیا بالخصوص بابائے جماعت مولانا محمد عبداللہ گورداسپوریؒ، شیخ الحدیث حافظ عبدالمنان نور پوریؒ پروفیسر ڈاکٹر حافظ عبدالرشید اظہر، قاری محمد حنیف طیب، مولانا سلطان ناصر، حافظ محمد دین کی وفات پر دلی صدمہ کا اظہار کیا گیا اور ان کے لیے مغفرت وبلندی درجات کی دعا کی گئی۔ اللهم اغفرلهم وارحمهم وادخلهم جنة الفردوس آمین . اجلاس میں قاری محمد شریف، ڈاکٹر عبدالغفار حلیم، پروفیسر محمد شریف سلفی، مولانا ظفر عباسی، مولانا عبداللہ امجد، قاری عبدالرؤف، قاری محمد رفیق، مولوی عبدالقدیر، حافظ احسان الٰہی، پروفیسر عبدالمتین، مولانا منظور احمد شاہ، قاری محمد سعید، عبدالباسط اور عبدالشکور بھٹی نے شرکت کی۔

(المعلن: عبدالماجد بھٹی نائب صدر اہلحدیث یوتھ فورس چونیاں)

تفسیر سورۃ النسآء

(قسط نمبر 27) **حافظ عبدالوہاب روپڑی** (فاضل ام القریٰ مکہ مکرمہ)

اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ یُزَکُّوْنَ اَنْفُسَھُمْ بَلِ اللّٰہُ یُزَکِّیْ مَنْ یَّشَآءُ وَلَا یُظْلَمُوْنَ فَتِیْلًا o اُنْظُرْ کَیْفَ یَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ وَکَفٰی بِہٖۤ اِثْمًا مُّبِیْنًا o اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ اُوْتُوْا نَصِیْبًا مِّنَ الْکِتٰبِ یُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَیَقُوْلُوْنَ لِلَّذِیْنَ کَفَرُوْا ھٰۤؤُلَآءِ اَھْدٰی مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سَبِیْلًا o اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ وَمَنْ یَّلْعَنِ اللّٰہُ فَلَنْ تَجِدَ لَہٗ نَصِیْرًا o اَمْ لَھُمْ نَصِیْبٌ مِّنَ الْمُلْکِ فَاِذًا لَّا یُؤْتُوْنَ النَّاسَ نَقِیْرًا o اَمْ یَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰی مَآ اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ فَقَدْ اٰتَیْنَآ اٰلَ اِبْرٰھِیْمَ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَاٰتَیْنٰھُمْ مُّلْکًا عَظِیْمًا o فَمِنْھُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِہٖ وَمِنْھُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْہُ وَکَفٰی بِجَھَنَّمَ سَعِیْرًا o

"(اے نبی ﷺ) کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو اپنی پاکیزگی خود بیان کرتے ہیں؟ بلکہ اللہ جسے چاہتا ہے پاک کرتا ہے اور لوگوں پر کھجور کی گٹھلی کے دھاگے برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا (۴۹) دیکھ تو سہی وہ کس طرح اللہ تعالیٰ پر جھوٹ گھڑتے ہیں؟ اور ان کے گنہگار ہونے کے لیے یہ گناہ کھلا کافی ہے (۵۰) کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا کہ جنہیں کتاب کا کچھ حصہ دیا گیا (ان کا حال یہ ہے کہ) وہ ایمان رکھتے ہیں بتوں پر اور باطل معبودوں پر اور کافروں کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ لوگ ایمان لانے والوں سے زیادہ ہدایت والے ہیں (۵۱) یہی لوگ کہ جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے اور جس پر اللہ نے لعنت کردی آپ ﷺ اس کے لیے قطعاً کوئی مددگار نہیں پائیں گے (۵۲) کیا ان کا (اللہ) کی بادشاہی میں کوئی حصہ ہے؟ پھر تو وہ اس میں سے لوگوں کو تل برابر بھی نہیں دیں گے (۵۳) کیا وہ اس پر لوگوں سے حسد کرتے ہیں کہ جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے عطا فرمایا؟ تو یقیناً (اس سے قبل بھی) ہم نے آل ابراہیم کو کتاب، حکمت اور بہت بڑی بادشاہی عطا فرمائی تھی (۵۴) پھر ان میں سے تو کچھ وہ ہیں جو اس پر ایمان لے آئے اور بعض ایسے بھی ہیں جو اس پر ایمان لانے سے رُکے رہے اور ان کے لیے دہکتا جہنم ہی (جلانے کو) کافی ہے (۵۵)"

<u>مشکل الفاظ کے معانی:</u>

یُزَکُّوْنَ: پاکیزگی جتاتے ہیں

فَتِیْلًا: کھجور کی گٹھلی کے دھاگے برابر

اَلْجِبْتَ: بتوں   اَلطَّاغُوْتُ: باطل معبودوں

نَقِیْرًا: تل برابر   صَدَّ: رُکے رہا   سَعِیْرًا: جلانا

<u>ماقبل سے مناسبت:</u> سابقہ آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہود کی بعض قبیح عادات کا تذکرہ فرماتے ہوئے شرک کو انتہائی خطرناک اور ناقابل معافی جرم قرار دیا تھا۔ ان آیات میں اپنے آپ کو پاکیزہ اور لوگوں سے اعلیٰ اور ارفع خیال کرنے سے روکا گیا ہے اور یہود میں یہ چیز بدرجہ اتم موجود تھی۔

<u>التوضیح:</u> اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ یُزَکُّوْنَ اَنْفُسَھُمْ بَلِ اللّٰہُ یُزَکِّیْ مَنْ یَّشَآءُ وَلَا یُظْلَمُوْنَ فَتِیْلًا o اُنْظُرْ کَیْفَ یَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ وَکَفٰی بِہٖۤ اِثْمًا مُّبِیْنًا o اللہ تعالیٰ نے انسان کو زہد اور تقویٰ اختیار کرنے کا حکم دیا ہے لیکن اس پر فخر کرنا اور لوگوں کے سامنے اس کا اظہار کرنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ تقویٰ کا صحیح علم تو صرف اللہ تعالیٰ کو ہی ہوتا ہے، اس لیے انسان کو متقی ہونے کا دعویٰ نہیں کرنا چاہیے کیونکہ متقی تو وہ کہ جسے اللہ تعالیٰ متقی سمجھیں ممکن ہے کہ اپنے آپ کو متقی سمجھنے والا عنداللہ متقی نہ ہو بلکہ وہ عنداللہ ایک مجرم اور سب سے زیادہ رسوا اور ذلیل ہو۔ جیسا کہ حضرت عمرو بن عطاء فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی بیٹی کا نام "بَرَّۃ" (نیکیوں کا مجسمہ) رکھا تو حضرت زینب بنت ابی سلمہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس نام سے منع فرمایا ہے، کہنے لگیں کہ میرا نام بھی برہ رکھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا فَلَا تُزَکُّوْا اَنْفُسَکُمْ اَللّٰہُ اَعْلَمُ بِاَھْلِ الْبِرِّ مِنْکُمْ۔ کہ تم اپنے نفسوں کو پاکیزہ مت قرار دو، اللہ ہی اہل خیر و نیکی کو خوب جانتا ہے عرض کی گئی کیا نام رکھیں فرمایا اس کا نام زینب رکھو۔ (مسلم کتاب الادب باب تحریم التسمی

بملك ج 7 جزء 14 ص 100 رقم الحديث 2142)

اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ کہ تم تقویٰ کے دعویدار نہ بنو کیونکہ متقیوں کو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اس لیے انسان کو ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے تقویٰ اور اعمال صالحہ کرنے اور برائی سے بچنے کی توفیق طلب کرنی چاہیے کیونکہ اسی توفیق کو رسول اللہ ﷺ نے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ بیان فرمایا ہے، رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔(بخاری بشرح الکرمانی کتاب المغازی باب غزوة خیبر ج 16 ص 63 رقم الحدیث 4205)

خوش فہمی اور افتراء: انسان عموماً خوش فہمیوں میں مبتلا ہو کر اپنا نقصان کر لیتا ہے اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے آپ کو متقی کہنے سے منع فرما کر ایسی خوش فہمیوں میں مبتلا نہ ہونے کی تعلیم دی ہے کیونکہ اس کا خود کو متقی کہنا اس کی بہت بڑی خوش فہمی اور ذات باری تعالیٰ پر افتراء ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو نہیں فرمایا کہ فلاں شخص متقی ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں: اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ کہ دیکھے کہ زہد و تقویٰ کے دعویدار کس طرح اللہ تعالیٰ پر افتراء باندھتے ہیں، اللہ تعالیٰ پر افتراء باندھنا معمولی گناہ نہیں بلکہ یہ ایک بہت بڑا گناہ ہے جو اکیلا ہی انسان کی بربادی کے لیے کافی ہے، اسی لیے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: وَكَفٰى بِهٖٓ اِثْمًا مُّبِيْنًا" کہ یہ افتراء ہی اس کے گنہگار ہونے کے لیے کافی ہے۔"

پھر فرمایا: اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کی بری عادات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کیا آپ ﷺ نے ان لوگوں کی طرف نہیں دیکھا کہ جن کو کتاب الٰہی (تورات و انجیل) سے نوازا گیا وہ اس عظیم القدر نعمت ملنے کے باوجود بھی بتوں اور شیطان پر ایمان لاتے ہیں اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید پر ایمان نہیں لاتے۔

جبت، طاغوت اور اقوال مفسرین وائمہ: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جبت سے مراد جادو اور طاغوت سے مراد شیطان ہے۔ (بخاری بشرح الکرمانی کتاب التفسیر باب وان کنتم مرضی او علی سفر ج 17 ص 59,60 رقم الحدیث 4583)

علامہ ابو نصیر اسماعیل بن حماد جوہریؒ فرماتے ہیں جبت ایک ایسا لفظ جو بت، جادوگر اور کاہن کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ (الصحاح ج 1 ص 219)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے طواغیت کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا اس سے مراد ایسے کاہن ہیں کہ جن پر شیطان اترتے ہیں۔ (تفسیر ابن ابی حاتم ج 3 ص 57 رقم الحدیث 5490)

امام مجاہدؒ فرماتے ہیں طاغوت انسانی صورت میں شیطان ہوتا ہے جو کہ ان کا حکمران ہوتا ہے اور یہ اس سے اپنے فیصلے کراتے ہیں۔ (تفسیر ابن ابی حاتم ج 3 ص 57 رقم الحدیث 5493)

امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ ہر وہ چیز جس کی اللہ تعالیٰ کے سوا پوجا (عبادت) کی جائے وہ طاغوت ہے۔ (تفسیر ابن ابی حاتم ج 3 ص 58 رقم الحدیث 5494)

پھر فرمایا: وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰٓؤُلَاۗءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا o اللہ تعالیٰ نے یہود کی ایک اور بری خصلت کو بیان کیا ہے کہ وہ کفار کو مسلمانوں پر فضیلت اور ترجیح دیتے تھے۔ حیی بن اخطب اور کعب بن اشرف اہل مکہ کے پاس آئے تو کفار ان سے کہنے لگے کہ تم اہل کتاب اور اہل علم ہو تم ہمیں ہمارے اور محمد ﷺ کے بارے میں بتاؤ؟ انہوں نے پوچھا تم کیا ہو اور محمد ﷺ کون ہیں؟ وہ کہنے لگے ہم لوگ صلہ رحمی کرتے، اونٹوں کو ذبح اور لوگوں کو پانی اور دودھ پلاتے، قیدیوں کو چھڑاتے اور حجاج کی خدمت کرتے ہیں اور محمد ﷺ نے رشتہ داریوں کو توڑا اور حاجیوں کی چوری کرنے والے خاندان غفار کے لوگوں نے اس کی پیروی شروع کردی ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ تم ہی محمد ﷺ سے بہتر اور سیدھے راستے پر ہو اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے اس بات کو انہی الفاظ میں بیان فرمایا ہے وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰٓؤُلَاۗءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا o (تفسیر ابن ابی حاتم ج 3 ص 58 رقم الحدیث 5495...... الدار المنثور ج 2 ص 526)

یہاں سے یہود کا اہل ایمان کے ساتھ بغض اور مشرکین مکہ اور دشمنان اسلام کے ساتھ محبت اور ان کی خوشامد کرنے کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ انہوں نے صرف حسد اور بغض کی بناء پر اس دین کو افضل قرار دے دیا کہ جو بتوں اور پتھروں کی عبادت پر قائم تھا جس میں طیبات حرام اور خبائث حلال تھیں بہت سے محرمات کو جائز قرار دیا گیا تھا اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر ظلم کرنے کو جائز دیتے ہوئے خالق اور مخلوق کا فرق ختم کر دیا گیا تھا، پھر فرمایا: اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۭ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا o

یہود پر لعنت کرنا: جو لوگ اللہ تعالیٰ کی خالص عبادت، جھوٹے معبودوں کا انکار، صلہ رحمی تمام مخلوق حتی کہ جانوروں کے ساتھ حسن سلوک، عدل کے قیام کا حکم دیتے ہیں اور ہر خبیث چیز سے بچتے ہوئے ان کو برا کہنے اور راہ حق سے دور قرار دینے والے لوگ ہی اللہ تعالیٰ کی لعنت کے مستحق ہیں اسی

لیے اللہ تعالیٰ نے یہود کے متعلق فرمایا کہ یہی وہ لوگ ہیں کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے دور کر کے سزا کا مستحق ٹھہرایا اور پھر فرمایا کہ جس پر اللہ لعنت کرے آپ ﷺ اس کے لیے کوئی مددگار نہیں پائیں گے اسی لیے فرمایا: وَمَنْ يَلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ نَصِيرًا o یہود مدینہ سے مشرکین کے پاس حصول مدد کے لیے گئے اور مشرکین مکہ احزاب کے دن ان کی مدد کے لیے آئے، آپؐ نے ان کے گرد خندق کھود دی اور اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو ان کے شر سے محفوظ رکھا لیکن جب یہود مدینہ میں قتل کئے گئے اور ان کو مدینہ سے نکال کئے گئے تو وہ اللہ تعالیٰ کی لعنت کی بناء پر ہر قسم کی مدد سے محروم رہے پھر فرمایا: أَمْ لَهُمْ نَصِيبٌ مِنَ الْمُلْكِ فَإِذًا لَا يُؤْتُونَ النَّاسَ نَقِيرًا o اللہ تعالیٰ نے یہود کی ایک بری عادت بخل کا تذکرہ فرماتے ہوئے سوالیہ انداز میں بیان فرمایا کہ کیا ان کو حکومت دی گئی ہے کہ جسے چاہیں عطیات سے نوازیں اور جسے چاہیں محروم کر دیں گے؟ اگر ان کو حکومت مل بھی جاتی تو لَا يُؤْتُونَ النَّاسَ نَقِيرًا o یہ تو اس قدر بخیل ہیں کہ کسی کو کچھ نہ دیتے خاص طور پر رسول اللہ ﷺ اور اہل ایمان کو ہر قسم کی ذرہ برابر بھلائی وخیر سے بھی محروم کر دیتے، یہ اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم ہے کہ وہ اہل ایمان کو اپنی نعمتوں سے نواز رہا ہے۔ دوسرے مقام پر فرمایا: قُلْ لَوْ أَنْتُمْ تَمْلِكُونَ خَزَائِنَ رَحْمَةِ رَبِّي إِذًا لَأَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الْإِنْفَاقِ وَكَانَ الْإِنْسَانُ قَتُورًا o ”کہہ دیجیے کہ اگر میرے رب کی رحمت کے خزانے تمہارے ہاتھ میں ہوتے تو تم خرچ ہو جانے کے خوف سے ان کو بند رکھتے حالانکہ ان کے ختم ہونے کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا لیکن تم بخل کی وجہ سے ایسا کرتے“ (بنی اسرائیل:۱۰۰) پھر فرمایا: أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَىٰ مَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ یہود پر اللہ تعالیٰ نے بے حد وحساب اپنا فضل فرمایا اور انہیں بے شمار انعامات سے نوازا لیکن وہ اپنے بغض وعناد کی وجہ سے مسلمانوں کے ساتھ صرف اسی وجہ سے حسد کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نبوت بنی اسرائیل سے منتقل کر کے عربوں میں جاری فرما دی اور مسلمانوں کو دین اسلام کی نعمت سے سرفراز فرمایا چونکہ عرب دور جاہلیت میں منتشر اور ایک دوسرے کے خون کے پیاسے تھے۔ یہود اسی وجہ سے ان پر اپنی علمیت کا سکہ جمانے کے ساتھ ساتھ اپنی اقتصادی برتری قائم کئے ہوئے تھے، اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی نبوت کی وجہ سے اہل عرب کو آپس میں متحد کر دیا جس کی بناء پر یہود کی علمی اور اقتصادی برتری قائم نہ رہ سکی، اسی حسد کی بناء پر یہود آپ ﷺ پر ایمان لانے کے لیے تیار نہیں۔ پھر فرمایا: فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَآتَيْنَاهُمْ مُلْكًا عَظِيمًا o اللہ تعالیٰ نے نبوت بنی اسرائیل سے عربوں کی طرف منتقل کی لیکن ہر حال میں نبوت آل ابراہیم ہی میں رہی کیونکہ بنی اسرائیل اور بنو ہاشم دونوں ہی آل ابراہیم سے ہیں، جب نبوت اولاد ابراہیم میں رہی تو بنی اسرائیل کو حسد کی بناء پر آپ ﷺ کی نبوت کا انکار نہیں کرنا چاہیے تھا اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم نے بنی اسرائیل کو نبوت عطا کی جو کہ آل ابراہیم سے تھے کتابیں نازل کیں اور انہوں نے حکمت کے ساتھ فیصلے کئے پھر ان میں سے بعض کو ہم نے حکومت عطا کی۔

اسی لیے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: فَمِنْهُمْ مَنْ آمَنَ بِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ صَدَّ عَنْهُ بنی اسرائیل میں سے بعض لوگ ایسے تھے کہ جنہوں نے اللہ کی اس نعمت کو تسلیم کر لیا اور بعض نے حسد کی بناء پر کفر اور اعراض کیا اور لوگوں کو بھی روکنے کی کوشش کی حالانکہ ان کے انبیاء علیہم السلام بنی اسرائیل سے ہی تھے اور ان کا اپنے انبیاءؑ سے اختلاف بھی صرف حسد کی بناء پر تھا جب وہ اپنے انبیاءؑ سے اسی غرض سے اختلاف کرتے رہے تو پھر وہ آپ ﷺ سے اختلاف کیوں نہ کریں حالانکہ آپ ﷺ بنی اسرائیل سے بھی نہیں یہود قوم پر نعمت الٰہی سے سرفراز ہونے کے باوجود حسد کی بیماری میں مبتلا تھی حسد درحقیقت ایک اخلاقی بیماری ہے اگر یہ نعمتوں سے بہرہ ور انسانوں کو چمٹ جائے تو اس کی برائی کی کوئی انتہاء نہیں رہتی، اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کی سرزنش کرتے ہوئے فرمایا وَكَفَىٰ بِجَهَنَّمَ سَعِيرًا o کہ ان کے لیے دہکتی ہوئی جہنم ہی کافی ہے۔

اخذ شدہ مسائل:

1۔ انسان کو اپنے متقی ہونے کا دعویٰ نہیں کرنا چاہیے بلکہ ہر حال میں رحمت الٰہی کا طلبگار ہونا چاہیے۔

2۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے ہی انسان کو گناہوں سے پاک فرماتے ہیں اور اپنی رحمت سے ہی انسانوں کو اوامر پر عمل پیرا ہونے اور منہیات کو ترک کرنے کی توفیق عطا فرماتے ہیں۔ 3۔ اللہ تعالیٰ کی عدالت میں عدل ہوگا اور کسی پر کھجور کی گٹھلی کے دھاگے کے برابر بھی ظلم وزیادتی نہیں ہوگی۔

4۔ جبت اور طاغوت کے ساتھ کفر کرنا واجب ہے، یہود کا مکر وفریب واضح تھا وہ لوگوں کے ساتھ دھوکہ کرنے، جھوٹ بولنے اور ان کو گمراہ کرنے سے باز نہیں آئے تھے۔

5۔ جو رحمت الٰہی سے محروم ہو قیامت کے دن اس کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔

6۔ یہود میں حسد اور بخل بدرجہ اتم موجود تھے، اللہ تعالیٰ نے ان پر بری خصلتوں کی مذمت فرما کر ان صفات مذمومہ سے بچنے کی تعلیم دی ہے۔

7۔ بعض یہود رسول اللہ ﷺ کی نبوت پر ایمان لے آئے جبکہ بعض آپ ﷺ کو سچا جانتے ہوئے بھی آپ ﷺ کی نبوت کا انکار کیا اور دین اسلام میں داخل نہ ہوئے۔

اقوام متحدہ صہیونی ادارہ ہے!

عطاء محمد جنجوعہ

قسط نمبر 2 آخری

یہودی اسلام کے ازلی دشمن ہیں، ان سے ملت اسلامیہ کی بھلائی کی توقع رکھنا سب سے بڑی حماقت ہے۔ ظہور اسلام سے انیسویں صدی عیسوی تک یہودیوں کی اسلام دشمنی کے واقعات جو مختلف کتب میں بکھرے پڑے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ان واقعات کو مربوط انداز میں ''یہودیوں کا تاریخ اسلام میں منفی کردار'' کے تحت قلمبند کیا جائے، بیسویں صدی عیسویں میں یہودی منشور کی روشنی میں عالمی سطح پر تسلط جمانے کے اقدامات کو ''یہودی پروٹوکول کی پیش قدمی'' کے تحت مرتب کیا جائے اور عام کیا جائے...... جس میں اقوام متحدہ کی آڑ میں اقتصادیات پر تسلط، پریس پر کنٹرول، اخلاقی ومادی تباہی کے سامان تیار کرنے اور خفیہ تنظیموں کی سرگرمیوں کو عالمی حالات وواقعات کے تحت صیہونی سرگرمیوں کو بے نقاب کیا جائے۔ اہم جگہوں پر سیمینار کر کے فارغ التحصیل طلباء، علماء اور صحافیوں کو یہودی خباثتوں سے آگاہ کیا جائے تاکہ وہ عوام الناس کو یہودیوں کی ریشہ دوانیوں سے بروقت مطلع کرتے رہیں۔ یہودی کمپنیوں کی مصنوعات کا استعمال ہماری روزمرہ زندگی کا معمول بن چکا ہے، وہ ہماری دولت کو دونوں ہاتھوں سے لوٹ رہے ہیں، ان کا بائیکاٹ کرنے کی مہم چلائی جائے۔ عالمی مالیاتی ادارے کے چارٹر میں ایسی ترمیم کی جارہی ہے کہ آئی، ایم، ایف کو مقروض ممالک کے قومی ومقامی قوانین کی منسوخی کا اختیار مل جائے گا۔ جبکہ یہ اقدام خودمختاری پر خط تنسیخ کھینچنے کے مترادف ہوگا، چنانچہ مسلم حکومتوں کو مجبور کیا جائے کہ آئندہ اقوام متحدہ یا کسی غیر مسلم ملک سے سودی قرضہ نہ لینے کا آئینی بل پاس کریں۔

یہودیوں نے سرمایہ دارانہ نظام اور سوشلزم کے متضاد نظریات پیش کر کے سیاسی سطح پر اپنا وجود برقرار رکھا ہوا ہے۔ تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ جب ہٹلر کے پے درپے حملوں سے روسی فوجوں کے حوصلے پست ہوگئے تھے تو اشتراکی نظام کے سب سے بڑے دشمن ملک امریکہ نے روس کو بچانے کے لیے فوری اقدام کیوں کیا تھا؟ اسی طرح جب سفید سامراج کی کوششوں سے اسرائیل کی ریاست قائم ہوئی تو سامراج نے اس ریاست کو تسلیم کرنے میں پہل کیوں کی؟ ماضی قریب میں جب مسلم مجاہدین نے افغانستان سے روسی فوجوں کو دریائے آمور کے پار دھکیل دیا تو نکسن اور گورباچوف نے فوری طور پر آپس میں معاہدہ کر کے اسلام کے خلاف مشترکہ پالیسی اپنانے پر کیوں اتفاق کرلیا؟ یہ اٹل حقیقت ہے کہ سرخ وسفید سامراج نے یہودیوں کو تحفظ فراہم کیا ہے، بلکہ ان کے بھیانک منصوبوں کو تقویت پہنچا رہے ہیں۔ چنانچہ اسلامی ممالک اپنی بقاء کے لیے کسی ایک بلاک سے وابستہ ہونے کے بجائے آپس میں اتحاد قائم کریں کیونکہ ملت اسلامیہ کی بقاء اتحاد میں مضمر ہے جبکہ اتحاد کی بنیاد کتاب وسنت ہے، چنانچہ یہودی نظریات مستعار لینے کی بجائے اسلامی دنیا میں قرآن وسنت کی روشنی میں سیاسی، اقتصادی اور سائنسی سطح پر انقلابی اقدام کئے جائیں جو یہودی پروٹوکول کی پیش قدمی کے سامنے آہنی دیوار بن جائیں۔

خلافت اسلامی ورثہ ہے:

ہمارے اسلاف نے اللہ ذوالجلال کی عبادت، محمد عربی ﷺ کی اتباع اور امیر المومنین کی اطاعت کو اپنا شعار بنایا تو درند پرند چرند نے ان کی آواز پر لبیک کہی اور دریا، پہاڑ ان کی راہ میں حائل نہ ہوسکے، یہی طرز عمل مسلمانوں کی عظمت کا راز تھا جس کو آج ہم نے بھلا دیا ہے۔ آج دنیا کے مختلف علاقوں میں مسلمان جان کے نذرانے دے کر اپنے اسلاف کی تاریخ دہرارہے ہیں، اگر وہ ایک خلیفہ کی اطاعت میں دعوت وجہاد کا فریضہ سرانجام دیں تو کرۂ ارض میں امن وسلامتی کا پرچم لہراتا۔ جب تک خلافت کا ادارہ قائم رہا تو مسلمانوں کی عظمت کا سورج چمکتا رہا۔ حتیٰ کہ خلافت کے آخری دور میں بھی صلاح الدین ایوبی کی للکار یورپ میں تہلکہ مچا دیتی تھی اور بحیرہ روم کی نیلی سطح پر کسی قوم کا جہاز مسلمانوں کی اجازت کے بغیر ایک انچ بھی آگے نہیں بڑھ سکتا تھا۔ مگر یہود ونصاریٰ کی سازش سے خلافت کی جگہ مغربی جمہوریت نے سنبھال لی تو مسلمانوں میں نسلی ولسانی اختلافات نے شدت اختیار کرلی تو خلاف اسلامیہ پچاس سے زائد خودمختار ریاستوں میں بٹ کررہ گئی اور تاحال یہ سلسلہ جاری ہے۔ مزید برآں اقوام متحدہ کا ادارہ معرض وجود میں آیا تو ملت اسلامیہ میں احیائے خلافت کا احساس تک مٹ گیا۔ اسلامی دنیا کے گوشہ گوشہ میں برصغیر کے علی برادران

کی طرح تحریک خلافت کواز سر نو زندہ کرنے کی ضرورت ہے جسکی سرگرمیوں کا ایک ہی مقصد ہو یعنی ''خلافت شوکت اسلام کا نشان ہے'' اور ''اقوام متحدہ یہودی منشور کا ترجمان ہے'' تا کہ ہر مسلم گھرانہ کے بچوں، بوڑھوں اور عورتوں میں یہودیوں سے نفرت اور خلافت کے لیے جان قربان کرنے کا جذبہ پیدا کیا جائے۔

خلافت کی تعریف کیا ہے؟ امام ابن خلدون مقدمہ میں لکھتے ہیں کہ انه نیابة عن صاحب الشریعته فی حفظ الدین وسیاسته الدنیا ''بلاشبہ خلافت دین کی حفاظت اور دنیا کی سیاست (رہنمائی) میں صاحب شریعت ﷺ کی طرف سے نیابت ہے۔'' مسجد کا امام معصوم نہیں لیکن امامت کا اعزاز اسے منکرات سے بچاؤ کے لیے ڈھال کا کام دیتا ہے، اسی طرح خلافت کی ذمہ داری خلیفہ کو احساس دلاتی ہے کہ وہ ڈکٹیٹر اور بے لگام حکمران نہیں بلکہ امام کائنات ﷺ کا نائب اور جانشین ہے۔ تمام امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ عالم اسلام کی یکجہتی کے لیے ایک خلیفہ کا مقرر کرنا اہم فریضہ ہے۔ چنانچہ صحابہ کرامؓ نے اپنے دور میں خلیفہ کی وفات کے بعد اہم امور کو مؤخر کر کے اپنے لیے نئے خلیفہ کے تقرر کو اولیت دی۔

قرآن وسنت کے احکام قرون اولیٰ کے مسلمانوں کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ قیامت تک ہماری رہنمائی کے لیے سرچشمہ ہیں۔ رب ذوالجلال کا ارشاد پاک ہے: وعداللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا یعبدوننی لایشرکون بی شیا ومن کفر بعد ذلک فاؤلئک ھم الفاسقون o ''اللہ نے وعدہ کرلیا ہے ان سے جو تم میں سے ایمان لائے اور اچھے کام کیے کہ انہیں زمین میں ضرور خلافت دے گا، جیسی ان سے پہلوں کو دی اور ان کے لیے ضرور جمادے گا ان کا دین جو ان کے لیے پسند فرمایا اور انہیں ان کے خوف کے بعد امن دے گا، میری عبادت کریں میرا شریک کسی چیز کو نہ ٹھہرائیں اور جو اس کے بعد ناشکری کریں تو وہی لوگ نافرمان ہیں'' (النور: ۵۵)

آج بھی امت مسلمہ کے اہل اختیار اور اہل حل وعقد لوگوں کا فرض ہے کہ وہ اقوام متحدہ سے بائیکاٹ اور احیائے خلافت کے لیے اپنی اپنی ذمہ داری کا احساس کریں۔ مکی دور کی طرح توحید پر قائم رہیں اور مدنی دور کی مانند دشمنان اسلام کے خلاف ہمہ وقت کمربستہ رہیں، تب وہ اللہ کی آیت کریمہ کا مصداق بن کر خلافت کے حق دار بن سکتے ہیں۔

خارجہ پالیسی کے خدوخال اور سفیر کی اہلیت

سفیر دیار غیر میں اپنے ملک کی نظریاتی وجغرافیائی سرحدوں کا محافظ ہوتا ہے اور اپنے ملک سے آئے ہوئے شہریوں کے حقوق وفرائض کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ اس لیے اسلامی ملک کا سفیر مقرر کرتے وقت مندرجہ ذیل امور کا خیال رکھنا چاہیے۔

1......سفارت کا عہدہ سیاسی اعتبار سے کسی کو نہ دیا جائے بلکہ اہلیت وقابلیت کی بنیاد پر سفیر مقرر کیے جائیں۔

2......اسلامی سیرت اور عمدہ کردار کے حامل ہوں، سفارتخانہ کے عملہ کے لباس، خوراک اور رہائش میں اسلامی تشخص کی جھلک نظر آئے۔ اس ملک میں ہر قسم کے بے حیائی کے کاموں سے اجتناب کرے اور اسلام کے منافی سرگرمیوں میں حصہ نہ لے گویا سفارتخانہ اسلامی تہذیب کے احیاء کا مرکز ہو

3......اسلام اور دیگر نظام ہائے زندگی سوشلزم، جمہوریت اور سیکولرزم کے تقابلی جائزہ پر مکمل عبور رکھتا ہو تا کہ نئے دور کے فتنوں پر بحث کرتے وقت اسلام کا نمائندہ ہونے کی حیثیت سے بہتر نمائندگی کا حق ادا کر سکے۔

4......اس ملک کی تاریخ اور تہذیب وتمدن سے واقف ہو، نیز اپنے ملک اور ان کے درمیان تاریخی رابطوں اور سابقہ معاہدوں سے آگاہ ہو تا کہ ان کی روشنی میں ان سے بہتر تعلقات قائم کر سکے۔

5......غیر اسلامی ملک میں انگریز زبان کے علاوہ اس ملک کی قومی وسرکاری زبان جانتا ہو، انشاء پردازی یا فن خطابت میں سے کسی ایک خوبی کا ہونا ضروری ہے۔ تا کہ اپنے مافی الضمیر کو احسن طریق سے بیان کر سکے۔

6......سفارتخانہ سے ''ماہنامہ اطلاعات'' اس ملک کی قومی زبان میں شائع کیا جائے جو دونوں ملکوں کے درمیان تعلقات مضبوط کرنے میں معاون ہو۔ نیز وہ جریدہ ''اسلام عالمی امن کا داعی'' ہونے کا کردار ادا کرے۔

7......اسلامی ممالک میں سفیر عربی بول چال جانتا ہو تا کہ عربی کو اسلامی ملکوں میں فروغ حاصل ہو اور اسلامی سفیروں کو آپس میں رابطہ کرنے میں کسی ترجمان کی ضرورت نہ رہے۔

8......اقوام متحدہ کا سفیر عربی زبان کے علاوہ انگریزی زبان میں ماہر ہو، نیز اقوام عالم کے تاریخی پس منظر اور عالم دہشت گردوں کی ریشہ دوانیوں سے واقف ہو تا کہ ان کی روشنی میں وہ اسلام کا تحفظ اور عالم اسلام کی یکجہتی کے لیے بھرپور کردار ادا کر سکے۔

سفیر کے فرائض:

1......اسلامی ریاست کی خارجی پالیسی اسلام کی آئینہ دار اور

غیر جانبدار ہو اور وہ سرخ وسفید سامراج کے تسلط سے آزاد ہو۔

2......بین الاقوامی امور میں بنی نوع انسان کی فلاح و بہبود اور امن عالم کو برقرار رکھنے کے لیے اسلامی نقطہ نظر سے ٹھوس دلائل وواقعات کی روشنی میں اظہار خیال کرے۔3......اقوام عالم میں جس قوم سے دوستی قرین مصلحت ہو، کی جائے لیکن اسلامی نظریہ پر آنچ نہ آئے اور نہ ہی کسی اسلامی ملک کے خلاف کسی سے اتحاد کیا جائے۔

4......سفیر اپنی ریاست کے تارکین وطن کا امیر ہوتا ہے،ان کے لیے بہترین معاون کا کردار ادا کرے اور ان کے ساتھ کسی قسم کی زیادتی کی صورت میں تحریری وتقریری احتجاج کرے اور حتی المقدور تلافی کرے۔

5......دیگر اسلامی ممالک کے سفراء سے رابطہ قائم رکھے اور ان کے مسائل حل کرنے کی کوشش کرے اور عالمی سطح پر ان کے موقف کی تائید کی جائے، مشترکہ طور پر اسلامی نظام کی خصوصیات کو اجاگر کرنے کی کوشش کریں اور خلافت اسلامیہ کے قائم ہونے میں حائل رکاوٹوں کا سدباب کرے۔

6......دنیا کے جن ملکوں میں مسلمان اقلیت میں ہو،ان کے اسلامی تشخص اور جان ومال کے تحفظ کو یقینی بنانا۔7......دنیا کے جن حصوں میں مسلمان اکثریت میں ہوں اور ان پر غیر مسلم حکمران مسلط ہوں ان کے لیے علیحدہ امارت اسلامی کے قیام کے لیے جدوجہد کرنا۔8......اسلامی ممالک کے ساتھ تعلیمی، تجارتی، زرعی اور صنعتی ترقی کے معاہدے کئے جائیں تاکہ تمام مسلمان علمی اور معاشی لحاظ سے خودکفیل ہو سکیں۔

9......ترقی یافتہ ممالک سے زرعی، صنعتی اور دفاعی ٹیکنالوجی کے میدان میں جدید تھیوری درآمد کرنے کی کوشش کرے۔نیز ان ممالک سے فنی وسائنسی ماہرین کی خدمات اپنے ملک کے لیے مستعار لیں تاکہ طلباء کو باہر بھیجنے کی بجائے اندرون ملک ان کی تربیت کا خاطر خواہ انتظام ہو سکے۔

10......ناگزیر حالات میں جو طلباء فنی تعلیم وتربیت کے لیے غیر اسلامی ممالک میں جائیں سفیر کو چاہیے کہ ان سے رابطہ رکھے،ان کے دکھ، درد میں شریک ہو، نیز ان کی سرگرمیوں پر بھی کڑی نگاہ رکھے۔ ☆☆☆

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور کی طرف سے اہم اعلان

10 کتابیں مفت منگوائیں

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور کی طرف سے درج ذیل 10 کتابیں مفت زیر تقسیم ہیں

☆ طلاق، قرآن وحدیث کی روشنی میں ☆ توبہ، معنی، حقیقت، فضیلت وشرائط ☆ پیارے رسول ﷺ کی پیاری نماز ☆ سلام اور مصافحہ کے فضائل ومسائل ☆ تعویذ گنڈا کی شرعی حیثیت ☆ فرض نماز کے بعد دعا ☆ میں اہلحدیث کیوں ہوا؟ ☆ بدعت کی حقیقت ☆ مسائل زکوۃ ☆ مسائل وفضائل رمضان المبارک

خواہش مند حضرات مبلغ 40روپے کے ڈاک ٹکٹ برائے ڈاک خرچ بھیج کر مفت طلب فرمائیں۔ادارہ ہذا کی طرف سے اہلحدیث کے امتیازی مسائل پر مشتمل سات اشتہارات کا گولڈن، فورکلر رنگین اور مدلل سیٹ صرف 20 روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیں اور فریم کروا کر مساجد ومراکز میں آویزاں کریں

نوٹ: فریم کروا کر آویزاں کرنے کا تحریری وعدہ آنا ضروری ہے اور لٹریچر کی تقسیم 15 شعبان تک جاری رہے گی۔(ان شاء اللہ)

منجانب: محمد یسین راہی مدیر ادارہ تبلیغ اسلام جام پور ضلع راجن پور پنجاب پاکستان 0333-8556473

ماہ رجب کی ایک بدعت

حافظ نثار مصطفیٰ قسط نمبر: 1

دین اسلام عبادات، اعتقادات، معاملات، احکام اور اوامر ونواہی وغیرہ ہر جہت، ہر پہلو اور ہر لحاظ سے مکمل و کامل (Perfect) ہے۔ یہ اپنے متبعین (Followers) کی زندگی کے ہر شعبہ میں پوری پوری رہنمائی کرتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا. آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی ہے اور تمہارے لیے بطور دین اسلام کو پسند کیا۔ [سورہ المائدہ: ۳]

یہی وجہ ہے کہ دین اسلام میں کسی قسم کی کمی اور زیادتی (Reduction or Increase) کی گنجائش نہیں اور نہ ہی ہمارا کامل و تام دین اس کی اجازت دیتا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: من احدث فی امرنا ھذا مالیس منه فھو رد. جو کوئی ہمارے اس دین میں کسی قسم کا اضافہ کرے گا تو وہ ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ [مشکوٰۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ]

لیکن بعض لوگ اس کے باوجود دین حنیف میں اضافہ کر کے اپنی طرف سے کئی چیزوں کو دین اسلام کا حصہ قرار دیتے ہیں اور ساتھ ہی اس ایجاد شدہ کام کو بدعتِ حسنہ کا نام دے کر درست اور جائز سمجھتے ہیں۔ ان کے عقیدہ کے مطابق ایسا کرنا کارِ ثواب اور عملِ خیر ہے۔ حالانکہ ان کا یہ عقیدہ ضالہ اس حدیث رسول اللہ ﷺ کے صریح خلاف ہے: وشر الامور محدثاتھا وکل محدثة بدعة وکل بدعة ضلالة وفی النسائی وکل ضلالة فی النار. اور تمام کاموں میں بدترین کام وہ ہیں جو (اللہ کے دین میں اپنی طرف سے) نکالے جائیں دین میں جو کام نیا نکالا جائے وہ بدعت ہے ہر بدعت گمراہی ہے اور نسائی میں ہے اور ہر گمراہی دوزخ میں لے جانے والی ہے۔ [مشکوٰۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ]

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ کا قول ہے: ''سنت مرضی رحمان است وبدعت مرضی شیطان است ومرضی شیطان را با حسنہ چہ کار؟ سنت رحمان کا پسندیدہ کام ہے اور بدعت شیطان کا محبوب عمل ہے بھلا شیطان کے پسندیدہ کام کو نیکی سے کیا واسطہ؟

<u>ماہ رجب المرجب اور کونڈے</u>: انہی بدعت ضالہ ومحدثہ میں سے ماہِ رجب المرجب میں کونڈے بھرنے کی ایک رسم غیر شرعی اور عملِ غیر مسنون سرانجام دیا جاتا ہے اس عمل مبتدع کے لیے بائیس (۲۲) تاریخ کا تعین وتقرر کیا جاتا ہے یاد رہے کہ اس عمل محدث کا اسلامی تعلیمات سے کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ یہ سراسر فضول، لغو اور لایعنی رسم ہے اور اگر اسے موجب ثواب اور نیکی سمجھا جائے تو بدعت اور موجب عذاب ہے۔ اس رسم کا تنقیدی، تحقیقی اور تجزیاتی مطالعہ کرنے سے قبل ہم رجب المرجب کی شرعی اور تاریخی حیثیت واضح کرنا مناسب سمجھتے ہیں۔

<u>رجب کی شرعی حیثیت</u>: اسلامی یا قمری مہینوں کی تعداد بارہ ہے۔ جن میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں۔ رب ارض وسماء کا ارشاد مبارک ہے: ان عدة الشھور عند اللہ اثنا عشر شھرا فی کتاب اللہ یوم خلق السمٰوات والارض منھا اربعة حرم ذلک الدین القیم. بلاشبہ لوحِ محفوظ میں اللہ تعالیٰ نے تخلیق زمین وآسمان کے دن سے مہینوں کی تعداد بارہ مقرر فرمائی ہے اور ان میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں، یہی مستقل ضابطہ ہے۔ (سورہ توبہ: ۳۶) مفسر قرآن اور ترجمان القرآن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ محرم، رجب، ذوالقعدہ ذوالحجہ حرمت والے مہینے ہیں۔ [تفسیر ابن کثیر جلد دوم ص ۳۵۴]

حرمت والے مقدس ومحترم مہینے دورِ جاہلیت میں قبل از اسلام بھی مکرم، محترم اور موقر تھے اور دورِ علیت میں بعد از اسلام بھی معزز ومکرم ہیں۔ ان مہینوں میں قتال یا لڑائی میں اقدام اور پہل کرنا گناہِ کبیرہ اور جرمِ عظیم ہے کیونکہ اللہ عزوجل کا فرمان ذیشان ہے: یسئلونک عن الشھر الحرام قتال فیه قل قتال فیه کبیر. حرمت والے مہینے میں لڑائی کی بابت آپ سے پوچھتے ہیں (تو آپ انہیں) کہہ دیں کہ اس میں لڑائی کرنا کبیرہ گناہ ہے۔ [سورہ البقرہ: ۲۱۷]

لیکن اگر کفار ان محترم مہینوں میں لڑائی میں پہل کریں تو پھر (دفاعی لڑائی میں کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ ارشاد رب تعالیٰ ہے: وقاتلوا المشرکین کافة کما یقاتلونکم کافة. اور مشرکوں سے سب مل کر (ہر مہینے میں) لڑو جیسے وہ سب مل کر (تم سے ہر مہینے میں) لڑتے ہیں [سورہ التوبہ: ۳۶]

<u>رجب کی تاریخی حیثیت</u>: اکثر علماء کے نزدیک تحویل قبلہ (یعنی بیت المقدس کی بجائے حالتِ نماز میں خانہ کعبہ کی طرف چہرہ پھیرنے) کا حکم اسی ماہ

ذیشان میں نازل ہوا تھا۔ چنانچہ مفسرِ قرآن حضرت العلام علامہ علاء الدین علی بن محمد بن ابراہیم بغدادی جو خازن کے لقب سے مشہور ہیں (متوفی سنہ ۷۲۵ ہجری) فرماتے ہیں: واختلفت العلماء فی وقت تحویل القبلة فقال الاکثرون کان فی یوم الاثنین بعد الزوال للنصف من رجب. علماء کا تحویل قبلہ کے وقت کے بارے میں اختلاف ہے اکثر علماء اس بات کے قائل ہیں کہ تحویل قبلہ کا واقعہ سوموار کے دن زوال کے بعد رجب کے نصف میں رونما ہوا [تفسیر الخازن جلد اول ص ۱۲۱]

علامہ ابو محمد حسین بن مسعود الفراء البغوی فرماتے ہیں: وکان تحویل القبلة فی رجب بعد زوال الشمس. تحویل قبلہ کا واقعہ رجب میں زوالِ آفتاب کے بعد پیش آیا۔ [تفسیر بغوی علی هامش تفسیر الخازن جلد اول ص ۱۲۱]

نبوت کے دسویں سال ۲۷ رجب کو معراج کا واقعہ پیش آیا۔ [تفسیر عثمانی]

رجب کا نام رکھنے کی وجہ: اس کے متعلق شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفیؒ فرماتے ہیں: لأنهم اتخذوا فیه الحظائر للبساتین یقال رجب النخل اذا اتخذ حولها الشوک لئلا یصل الیها البهائم. کیونکہ اہل عرب اس ماہ میں باغوں کے لیے باڑیں بناتے تھے (لہٰذا اس کا نام رجب پڑ گیا) کہا جاتا ہے رجب النخل جب اس کے گرد کانٹوں والی باڑ لگائی جائے تا کہ جانور اس تک نہ پہنچیں۔ [شرح سبعہ معلقہ ص ۱۲۰، ۱۲۱]

کونڈے بھرنے کی رسم کب ایجاد ہوئی؟ مولانا محمود الحسن (حنفی) بدایونی کونڈوں کی کتاب "داستانِ عجیب" میں رقم طراز ہیں: اب سے کوئی پچاس ساٹھ برس پہلے ماہ رجب کے کونڈوں کا کوئی سنی مسلمان نام تک نہیں جانتا تھا لیکن جب سے یہ کتاب (داستانِ عجیب جس میں جعفر صادقؒ کی کرامت کا فرضی واقعہ ہے جسے لوگ دلیل بنا کر یہ رسم ادا کرتے ہیں) شائع ہوئی ہے کونڈوں کی غیر اسلامی رسم بھی متعدی مرض کی طرح اصل دین کی حقیقت سے ناواقف سنی مسلمانوں میں گھر گھر پھیلتی جا رہی ہے [داستانِ عجیب ص ۵]

کونڈوں کی رسم غیر شرعی کا پس منظر: دیارِ پاک وہند میں تقریباً ہر عام و خاص اس بدعت محدثہ وضالہ سے روشناس اور واقف ہے، لوگ حضرت جعفر صادقؒ کے نام پر کونڈے بھر کر اس لیے تقسیم کرتے ہیں تا کہ ان کی مشکلات حل ہوں۔ ان کی آرزوئیں، تمنائیں اور خواہشات پایہ تکمیل کو پہنچیں۔ انہیں قرض سے نجات ملے، ضرورت مند حضرات کی ضرورتیں پوری ہوں، بے اولاد حضرات کو اولاد جیسی نعمتِ غیر مترقبہ سے نوازا جائے، بے روزگاروں کو روزگار اور معاش فراہم ہو اور پریشان حال عوام الناس کی پریشانی دور ہو۔ وغیرہ

فرضی داستانِ عجیب: اس بدعتِ ضالہ کو تقویت اور تائید دینے کے لیے یہ لوگ عجیب وغریب داستان سناتے ہیں۔ جس کا ملخص یہ ہے کہ حضرت جعفر صادقؒ کے دور میں ایک مفلس اور غریب کثیر العیال لکڑ ہارا تھا جو مدینہ میں رہائش پذیر تھا۔ اس کی غربت وافلاس کی کیفیت یہ تھی کہ جس دن وہ لکڑیاں کاٹ کر بیچتا اس دن پیٹ بھرنے کو کھانا ملتا۔ وگرنہ فاقوں ہی میں کٹتی۔ لہٰذا فراخیِ رزق کے لیے وہ سفر پر روانہ ہوا، مگر پردیس میں بھی اس کی تنگ حالی دور نہ ہوئی اور لکڑیاں کاٹ کر ہی بیچتا رہا۔ چنانچہ اس کا حال یہ تھا کہ نہ گھر واپس آتا اور نہ ہی گھر والوں کو خرچ بھیجتا۔ اس کے جانے کے بعد اس کی بیگم نے وزیر کی بیگم کو اپنا دکھ سنایا، تو وزیر کی بیگم نے اسے جھاڑو دینے کی ملازمت پر رکھ لیا، جس سے وہ اپنا گزر اوقات کرتی تھی۔ یونہی بارہ برس گزر گئے نہ لکڑ ہارا واپس آیا اور نہ ہی اس طویل مدت کے دوران اس نے کوئی خرچ وغیرہ بھیجا۔ ایک دن حسبِ معمول لکڑ ہارے کی بیوی جھاڑو دے رہی تھی کہ حضرت جعفر صادقؒ کا وہاں سے گزر ہوا، ان کے مرید بھی ان کے ساتھ تھے کھڑے ہو کر مریدوں سے پوچھا کہ آج کیا تاریخ ہے؟ انہوں نے کہا بائیس رجب، آپ نے فرمایا یہ بڑی فضیلت والا دن ہے۔ جو کوئی اس دن میرے نام کے کونڈے بھر کر تقسیم کرے، پھر اس کے بعد اپنی حاجت مانگے اگر اس کی حاجت پوری نہ ہو تو قیامت کے دن وہ میرا گریبان پکڑ سکتا ہے۔ یہ سن کر لکڑ ہارن نے بڑے اہتمام سے کونڈے بھرے اور آپ کی وساطت سے دعا کی کہ اے اللہ! میرا خاوند مالِ کثیر لے کر واپس آ جائے دعا کرنے کی دیر تھی کہ ادھر لکڑ ہارے کو جنگل سے مدفون شاہی خزانہ ملا، جسے لے کر وہ واپس لوٹا اور شاندار محل تعمیر کروایا۔ اچانک وزیر کی بیگم کو علم ہوا اس نے لکڑ ہارن سے پوچھا تو اس نے سارا واقعہ سنایا۔ مگر وزیر نے اسے ماننے سے انکار کر دیا۔ وزیر کی بیگم پر اس انکار کا عتاب یہ ہوا کہ وزیر پر غبن کا الزام لگا کر اسے اس کے اہل وعیال سمیت شہر سے خالی ہاتھ نکال دیا گیا۔ راستے میں وزیر نے دو دو رہموں کا خربوزہ خریدا جو بادشاہ کے گم شدہ شہزادے کا سر بن گیا۔ لہٰذا شہزادے کو قتل کرنے کے الزام میں وزیر اور اس کی بیوی دونوں پکڑ لیے گئے اور انہیں آئندہ صبح پھانسی دینے کا حکم ہو گیا۔ تو وزیر کی بیگم نے اپنی غلطی کا اعتراف کر لیا اور معافی مانگی۔ بلکہ آئندہ کونڈے بھرنے کی رسم ادا کرنے کا عہد بھی کیا۔ بس اعتراف جرم کر کے معافی مانگنے اور آئندہ یہ رسم ادا کرنے کی نیت کرنے کی دیر تھی کہ شہزادہ واپس آ گیا۔ لہٰذا وزیر اور اس کی بیگم قتل کے الزام سے بری قرار پائے اور وزیر پر جو غبن کا الزام تھا وہ بھی جاتا رہا۔ کہتے ہیں جب بادشاہ کو یہ ساری حقیقت بیان کی گئی تو اس نے بھی اس کا اہتمام کیا یعنی بائیس (۲۲) رجب کو کونڈے بھرے اور حضرت جعفر صادقؒ

کی فاتحہ خوانی کی۔[ملخص از داستانِ عجیب مولانا محمود الحسن بدایونی]

ناقدانہ جائزہ: (ا) یہ فرضی واقعہ جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔تاریخ، حدیث، سیرت یا فقہ وغیرہ کی کسی معتبر و مستند کتاب میں نہیں ہے۔

(۲) اس قصہ عجیب میں بقول حضرت جعفر صادقؒ ۲۲ رجب کا دن بڑی فضیلت والا ہے۔ کسی صحیح یا حسن درجہ کی حدیث میں (بلکہ کسی ضعیف حدیث میں بھی) ۲۲ رجب کی کوئی فضیلت بیان نہیں کی گئی۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ حضرت جعفر صادقؒ نے بھی ۲۲ رجب کے بارے میں اپنی طرف سے کچھ ارشاد نہیں فرمایا اور نہ ہی کوئی حدیث اس تاریخ یا دن کی فضیلت میں بیان کی ہے۔ بلکہ یہ واقعہ ان کی طرف منسوب کرنا ایسے ہے جیسے ان پر بہتان باندھنا ہے۔(معاذ اللہ) [جاری ہے]

قرآن وسنت کا قانون سپریم ہے اور ابد الآباد ہے: حافظ عبدالوہاب روپڑی

جماعت اہل حدیث پاکستان کے مرکزی رہنما شیخ الحدیث

حافظ عبدالوہاب روپڑی کا دورہ ڈیرہ غازی خان جگہ جگہ قرآن وسنت کی بارش

مورخہ 27 اپریل بروز جمعۃ المبارک جماعت اہل حدیث ڈیرہ غازی خان کی انتہائی خوش نصیبی کا دن تھا اس روز فضیلۃ الشیخ استاذ العلماء حافظ عبدالوہاب روپڑی مرکز التوحید اہل حدیث چوک چورہٹہ ڈیرہ میں خطبہ جمعہ دینے کے لیے تشریف لائے تو صبح علی ایکسپریس ڈیرہ اڈے پر جماعت کے معروف خطیب مولانا قاری عبدالرحیم کلیم، قاری عبدالجبار ربانی نے اپنے رفقاء کے ہمراہ استقبال کیا اور ناشتہ کے بعد حضرت حافظ صاحب سے ان گنت علمی سوالات سے استفادہ کیا۔ بعدازاں 12:00 بجے خطبہ جمعہ کا آغاز ہوا جس میں ڈویژن بھر سے عوام کا جم غفیر امڈ آیا، حافظ صاحب نے نہایت ہی علمی موضوع پر خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے توحید وسنت کی بارش کردی اور اصلاح معاشرہ پر بھی سیر حاصل گفتگو فرمائی۔ بعد نماز جمعہ ظہرانہ قاری عبدالجبار ربانی کے گھر پر تھا وہاں ڈیرہ کے صحافیوں کے سوالات کے جواب دیئے، سوالات اگرچہ نہایت پیچیدہ تھے لیکن حافظ صاحب نے بہترین جوابات دیے ایسے جوابات کسی رہنما سے آج تک نہیں سنے گئے۔

بعدازاں نماز مغرب کے جامع مسجد مکی نیو ماڈل ٹاؤن میں درس قرآن ارشاد فرمایا، محترم بشیر احمد وریا و دیگر احباب سے گھل مل گئے اور ساتھیوں کے سوالات کے جوابات بھی دیئے۔ بعد نماز عشاء جامع مسجد التوابین بلاک 32 میں نہایت ہی دقیع درس ارشاد فرمایا، شہر بھر کے لوگ ان کے علمی نکات سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہے اور کہتے رہے حضرت حافظ صاحب کو دوبارہ ضرور بلانا ہے۔ پورے سفر میں قاری فیاض احمد آپ کے ہمراہ رہے واپسی ڈائیوو بس کے اڈے پر جماعت کے سرکردہ لوگوں نے رات 11:00 بجے لاہور کے لیے روانہ کیا اور حافظ صاحب 6:30 بجے لاہور پہنچ گئے۔

قاری عبدالجبار ربانی

ڈیرہ غازی خان

جماعت اہلحدیث پنجاب کے زیر اہتمام 3 جون بروز اتوار بعد از نماز عشاء جامع مسجد محمدی اہلحدیث، قلعہ اسلام (سابقہ قلعہ میاں سنگھ) گوجرانوالہ میں

زیر امارت
حافظ عبدالغفار روپڑی
امیر جماعت اہلحدیث پاکستان

حرمت قرآن کانفرنس
منعقد ہو رہی ہے

زیر نگرانی
میاں محمد سلیم شاہد
امیر جماعت اہلحدیث پنجاب

مناظر اسلام
حافظ عبدالوہاب روپڑی
فاضل ام القریٰ مکہ مکرمہ

حضرت مولانا
قاری محمد داؤد دایم اے
ناظم اعلیٰ جماعت اہلحدیث گوجرانوالہ

حضرت مولانا
سلیمان شاکر
نائب ناظم اعلیٰ جماعت اہلحدیث پنجاب

منجانب: صاحبزادہ ارشاد الحق اثری گوجرانوالہ

استحکام پاکستان اور قادیانیت

حافظ محمد بلال ربانی سمڑیال قسط نمبر 2 آخری

اس بورڈ کی تصور گواہی خالد متین کی کتاب ثبوت حاصل میں موجود ہے، یہ وہ ناقابل تردید ثبوت ہیں جن کی کوئی بھی قادیانی تردید نہیں کر سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ جب بانی پاکستان محمد علی جناح فوت ہوئے تو چوہدری ظفر اللہ خان اس دور کا وزیر خارجہ اور قادیانی (اصحاب بدر) کا اہم رکن نماز جنازہ کے موقع پر غیر مسلم سفیروں کے ساتھ الگ تھلگ بیٹھا ہوا تھا، کسی کے پوچھنے پر اس نے جواب دیا تھا کہ مجھے کافر مملکت کا مسلم وزیر سمجھ لیں یا مسلم مملکت کا کافر وزیر سمجھ لیں۔ بعد میں اسی ظفر اللہ قادیانی کا بویا ہر دور کی پاکستانی حکومتیں کاٹتی رہیں اور آج تک اس نالائق کی سرگرمیوں کا خمیازہ بھگت رہے ہیں۔ جتنے بھی پاکستان اور ہندوستان کے مابین تنازعات رہے ہیں ان سب تنازعات کا اگر باریک بینی سے جائزہ لیا جائے تو قادیانی گروہ کا مکروہ چہرہ بالکل صاف اور واضح نظر آئے گا۔

کشمیر جو آج تک پاکستان اور ہندوستان کے درمیان سب سے بڑا متنازعہ علاقہ ہے۔ اسکے لیے پاکستان ہندوستان کے درمیان کئی لڑائیاں لڑیں اور کئی دفعہ مذاکرات کے دور بھی چل چکے ہیں۔ لیکن یہ علاقہ آج تک متنازعہ ہے اور مسلمان لاکھوں قربانیاں پیش کر چکے ہیں اور آج تک یہ سلسلہ جاری ہے۔ اگر تحریک آزادی کشمیر قادیانی سازشوں کا شکار نہ ہوتی تو آج سارے کا سارا کشمیر پاکستان ہوتا، اس سلسلہ میں قدرت اللہ شہاب کی یادداشتوں پر مشتمل شہاب نامہ کی یہ رپورٹ پڑھیں جس میں لکھتے ہیں:

"دراصل آزاد کشمیر گورنمنٹ 24 اکتوبر 1947ء کے روز قائم ہوئی تھی لیکن پونچھ میں جہاد کا رنگ اور رخ بھانپ کر غلام نبی گلکار نامی قادیانی نے اپنی صدارت میں آزاد کشمیر جمہوریہ کے قیام کا اعلان کر دیا۔ غالباً یہ اعلان راولپنڈی کے ایک ہوٹل "ڈان" میں بیٹھ کر کیا گیا۔ اس ہوٹل کے کمرے میں بیٹھے ہوئے مسٹر گلکار نے اپنی تیرہ رکنی کمیٹی بھی منتخب کر لی تھی جو زیادہ تر ایسے لوگوں پر مشتمل تھی جن کا تعلق قادیانی مذہب سے تھا، اس اعلان کے دو روز بعد مسٹر گلکار 6 اکتوبر کو مظفر آباد کے راستے سری نگر پہنچ گیا، جہاں سے اس کی ملاقاتیں شیخ عبداللہ سے بھی ہوئیں، اس کے بعد اس کی حرکات و سکنات عام طور پر راز میں رہیں، باور یہ کیا جاتا ہے کہ بارہ مولا سے سری نگر کی جانب مجاہدین کی پیش قدمی کی وجہ سے قادیانیوں کے اپنے منصوبے خاک میں مل گئے۔ انہوں نے جب دیکھا کہ یہ جنت ارضی بلاشرکت غیر قادیانیوں کے ہاتھ میں نہیں بلکہ پاکستان جانے والی ہے تو انہوں نے بھی ففتھ کالم کا روپ دھار کر اس امکان کو ملیا میٹ کر دیا۔"

(شہاب نامہ ص: 381,380)

مندرجہ بالا عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ آزادی کشمیر کی تحریک بھی قادیانی غداری کی وجہ سے کسی منطقی انجام کو نہیں پہنچ سکی۔ اس کا ذمہ صرف غلام نبی گلکار نامی کردار ہی نہ تھا بلکہ پوری قادیانیت اس میں دامے درمے قدمے ملوث تھی۔ پاکستان کے استحکام کے خلاف قادیانی سازشوں کو سمجھنے کے لیے ہم یہاں پر سابق قادیانی آرمی آفیسر فضل محمد خان ڈپٹی اسٹنٹ فنانشل ایڈوائزر آرمی ڈیو راولپنڈی کا ایک خط نقل کرتے ہیں جو انہوں نے اس دور کے قادیانی خلیفہ میاں محمود کے نام لکھا تھا جس سے کافی حقائق سے پردہ ہٹتا نظر آئے گا۔

چنانچہ فضل محمد خان لکھتے ہیں: "التماس ہے کہ چار پانچ ماہ سے وارد راولپنڈی ہوا ہوں جس قدر تبلیغی جمود اس شہر میں ہے وہ شاید کہیں نہ ہو، اس لیے درخواست ہے کہ شہر راولپنڈی جبکہ یہ آرمی ہیڈ کوارٹر بھی ہے اس میں تبلیغی ہیڈ کوارٹر بھی ہونا چاہیے حضور کی توجہ کا محتاج ہے۔ اس پر قبضہ ساری آرمی پر قبضہ کے مترادف ہے، حضور نے اس شہر کو بار بار ملاحظہ فرمایا ہے، معلوم نہیں اس کو کیوں توجہ کے ناقابل سمجھا گیا ہے۔ اول تو میں خود روحانی اور جسمانی بیماریوں سے پُر ہوں لیکن ماحول سے متاثر ہوتا ہوں حالات یہ چاہتے ہیں کہ ہر احمدی پہلے سے زیادہ چست ہو لیکن وقوع یہ ہے کہ ہر احمدی پہلے سے زیادہ سُست ہے، علیٰ ہذا القیاس مجھ پر بھی اثر ہے، میں ایک عام آدمی کی طرح جتنی کوشش وہ کر سکتا ہے کرتا رہتا ہوں اور ہر ماہ و سال کے رواں میں اوسطاً ایک بیعت بھی کروا دیتا ہوں لیکن مالی طور پر خوشحال نہیں ہوں، تالیف و ترتیب نو مبایعین بے حد ضروری ہے جس کے ناقابل ہونے کی وجہ سے کوشش معطل ہو جاتی ہے، بے حد ذہنی پریشانی ہوتی ہے آدمی درجن سے زیادہ میجر، کیپٹن، کرنل وغیرہ ہیں۔ سب کے سب ماشاء اللہ ہوش مند ہیں، لیکن تبلیغی کارگزاری نہیں ہے، میں دفتر میں پرانا ملازم تھا اور خدا کے فضل و رحم سے ماتحت گزیٹڈ آفیسر ہو گیا ہوں، اس لیے غیر آرمی حکام

کا ایک بڑا حصہ میرے خلاف ریشہ دوانیاں کرتا رہتا ہے، پارٹی بازی اور خویش پروری میں مبتلا ہے، اب اگر میں پختہ ہوجاؤں تو پٹیشن میں کافی فائدہ ہوگا لیکن خدا محفوظ رکھے اگر لپیٹ میں آگیا تو بے حد پریشانی ہوگی۔ مرزا محمود سے دعاؤں کی درخواست کے ساتھ خط کا اختتام کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ ''حضور کا ادنی خادم فضل محمد خان احمد''

(بحوالہ: جانباز پاکٹ بک از غلام نبی جانباز مرزا ص ۵۵)

مذکورہ بالا خط سے اس امر کی خوب وضاحت ہوتی ہے کہ پاکستان کے اعلیٰ عہدوں پر فائز قادیانی آفیسرز اپنی تبلیغ کو کس نقطہ نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اس خط کی جھلک دیکھنے کے بعد کوئی بھی ذی شعور محب وطن مسلمان دھوکے میں نہیں رہ سکتا۔ اب بھی اگر کوئی صاحب قادیانی گروہ کے جذبہ وطن دشمنی وملت فروشی کے متعلق شک وشبہ کا شکار ہے تو ہم اس کی تسلی مرزا قادیانی کے فرزند اور دوسرا قادیانی خلیفہ میاں محمود کے اس بیان سے کئے دیتے ہیں جو اس نے اپنے باپ کے خود ساختہ 313 اصحاب میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ آیئے مرزا محمود کے بیان کی جھلک دیکھتے ہیں اور اس کے بعد فیصلہ آپ کے ذمے میاں محمود کا بیان پڑھیے۔

''جو ہمیں کہتے ہیں کہ اقلیت کو اکثریت پر کوئی حق نہیں میں ان لوگوں سے پوچھتا ہوں کیا ان کی وہی دلیل نہیں جو ابوجہل کے حامیوں کی تھی ابوجہل کے حامی بھی یہی کہتے تھے کہ محمد رسول اللہ ﷺ چونکہ تعداد میں اقلیت ہیں انہیں اکثریت پر اپنی رائے نافذ کرنے کا کوئی حق نہیں ان اخبار نویسوں کو اس دلیل کے نتائج سے متنبہ کرتا ہوں اور انہیں فتح مکہ یاد دلانا چاہتا ہوں اور یہ کہنا چاہتا ہوں کہ تمہاری حکومت مجھے پکڑ سکتی ہے، مگر میرے عقیدے کو نہیں دبایا جاسکتا، میرا عقیدہ فتح پانے والا ہے اور دلیل وہی ہے جیسا کہ فتح مکہ کے بعد ابوجہل کے حامیوں نے رسول اللہ ﷺ کے استفسار پر اسی سلوک کی خواہش کی تھی جو حضرت یوسف علیہ السلام نے درگزر سے کام لیتے اپنے بھائیوں کے ساتھ کیا تھا وہ وقت آنے والا ہے جب یہ لوگ (مسلمان) مجرموں کی حیثیت میں ہمارے سامنے پیش ہوں گے۔ میں ان اخبار نویسوں سے کہتا ہوں کہ اس وقت تم بھی میرے یا میرے قائم مقام کے سامنے آکر یہی کہو گے آپ یوسف ہیں اور ہمارے ساتھ یوسف کے بھائیوں کا سا سلوک کرو، میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ تم اپنی طاقت وقوت سے گھمنڈ پر جو جی میں آئے کہو اور کر، اس موقع پر میں یا میرے قائم مقام تمہارے ساتھ یوسف والا ہی سلوک کریں گے اس بحث کو ختم کرتے ہوئے کہا آج ہماری جماعت کو جو قوت حاصل ہے وہ پچھلے سال نہیں تھی اور جو آئندہ سال حاصل ہوگی وہ اس سال نہیں'' (اخبار آفاق مورخہ 20 دسمبر 1951)

میاں محمود کا یہ بیان آج سے کئی سال پہلے اس دور میں ہوا تھا جب پاکستان ایک نوآموز ریاست تھی اس بیان سے آئندہ کی قادیانیوں کی پاکستان کے استحکام کے خلاف سازشوں کو سمجھنے میں مدد ملی ہے۔ اس کے بعد 1965ء، 1971ء کے سانحات پیش آئے اس میں بھی قادیانیوں کی سازشوں کو سمجھا جاسکتا ہے۔ (تفصیلات کے لیے راقم الحروف کی کتاب قادیانی تحریک اور اس کی سرگرمیاں ملاحظہ فرمائیں)

میاں محمود کے بیان کی روشنی میں اگر موجودہ حالات کو سمجھا جائے تو موجودہ حالات میں بھی قادیانیوں کی مکروہ سرگرمیوں کو نظر انداز کرنا ناممکن ہے۔ 1971ء میں جب سقوط ڈھاکہ کا سانحہ پیش آیا تھا تو اس وقت بھی قادیانیت من وعن شامل تھی اور دنیا نے دیکھا کہ سقوط ڈھاکہ کا عظیم حادثہ پیش آیا۔ آج بھی بلوچستان میں ایسے حالات تیار کئے جا رہے ہیں جس میں بلوچ سردار پوری طرح شریک ہیں اور نت نئے بیانات سے خدانخواستہ علیحدگی کی بُو کو اچھی طرح محسوس کیا جاسکتا ہے اور بلوچستان کی علیحدگی کا نظریہ بھی سب سے پہلے قادیانی گروہ کے دوسرے خلیفہ میاں محمود نے پیش کیا تھا۔

صوبہ بلوچستان رقبے کے لحاظ سے سب سے بڑا صوبہ ہے اور قدرتی وسائل سے مالا مال ہے۔ ہر دور میں ملک دشمن عناصر کی اس صوبہ پر نظر رہی ہے اسی لیے بلوچستان کا وسیع رقبہ اور قلیل عوام دیکھ میاں محمود کے منہ سے بھی رال ٹپکی اسی لیے خلیفہ محمود نے اپنی امت کے نام پیغام چھوڑا ''بلوچستان میں تو صرف پانچ چھ لاکھ انسان بستا ہے اس میں بڑی مشکل سے دو تین ہزار احمدی ہیں اگر ہم سارے صوبے کو احمدی بنالیں تو کم از کم ایک صوبہ تو ایسا ہوجائے گا جس کو ہم اپنا صوبہ کہہ سکیں گے۔''

(الفضل لاہور ج 2 شمارہ 183 ص 13,14 اگست 1948ء)

یہی وجہ ہے کہ پاکستان میں کہیں حکومت قائم ہو یا نہ ہو لیکن چناب نگر میں ضرور ایسا نظام ہے جہاں پر پورا ایک سٹیٹ کا نظام قائم ہے، جس میں صدر سے لیکر نائب قاصد تک عہدے پائے جاتے ہیں اور عدالتیں بھی اپنی قائم کئے ہوئے ہیں۔ قادیانی حکومت کو اختیار ہے جس طرح چاہیں رہا کریں جسے چاہیں سزا دیں۔ کیا یہ پاکستان کے نظام سے بغاوت نہیں ؟ کیا یہ استحکام پاکستان کے خلاف گہری قادیانی چالیں نہیں؟ ان سازشوں کو سمجھنے کے لیے قوم کو بیدار ہونا ہوگا ورنہ یہ گروہ اسی طرح استحکام پاکستان کے خلاف سازشیں کرتے رہیں گے لیکن محب وطن مسلمان پاکستان کے شہری انہیں ہرگز کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ (ان شاء اللہ)

☆.........☆.........☆

این اے 140 کے ضمنی الیکشن میں شرمناک دھاندلی

پروفیسر عبدالحکیم سیف

مملکت خداداد پاکستان میں 25 فروری 2012ء کے ضمنی الیکشن میں جو ہنگامہ آرائی، سر پھٹول اور دھاندلی کا ماحول تھا اسے نہ صرف ملک میں بلکہ ملک سے باہر بھی کروڑوں لوگوں نے دیکھا اور جگ ہنسائی کا سامان ہوا اور پاکستانی جمہوریت کے خدوخال کا یہ بے ہنگم سماں پوری قوم کے لیے ندامت وخجالت اور شرمندگی کا باعث بنا۔ قوم نے دیکھا کہ ہماری سیاسی پارٹیوں اور ان کے رہنماؤں میں شرافت وشائستگی اور رواداری و باہمی امن وسلامتی کے تعلقات میں یہ بگاڑ قوم کو کہاں لے جا کر تباہ کریگا۔

این اے 140 قصور میں بھی ضمنی الیکشن میں جو کچھ ہوا وہ الیکشن کمیشن اور حکومتی کار پردازوں کے ماتھے پر بدنما داغ ہے پھر تبدیلی پھر منسوخی پھر نیا اعلان اس طرز انتخاب پر تھوکنے اور لعنت کرنے کو جی چاہتا ہے، یہاں میں لمبی چوڑی تنقید وتبصرہ پر مشتمل تحریر کی بجائے چند اہم گزارشات پر اکتفا کروں گا جو ہم سب کے لیے لائق توجہ اور قابل غور ہیں۔

امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان پروفیسر ساجد میر کا رجحان مسلم لیگ (ن) کی طرف رہا ہے یہ محض اس لیے کہ ایک دینی جماعت معاشرہ میں بڑھتی ہوئی بے راہ روی اور مطلق العنانیت میں اس پارٹی کو غنیمت سمجھتی ہے۔ اہلحدیث جماعت کو اگرچہ اس کے قائدین سے دینی سوچ میں بھی اختلاف ہے تاہم ملک وقوم کے وسیع مفاد میں ان کے شانہ بشانہ چلنے کی پالیسی اختیار کی گئی کیونکہ ملک وقوم کے عظیم مقاصد کی تکمیل کے لیے بعض دفعہ ذاتی گروہی اور محدود سوچ وفکر سے بالاتر ہو کر پالیسی بنانی پڑتی ہے۔ جیسا کہ ایک دور میں آئی جے آئی میں مل کر سب دینی جماعتوں کا اتحاد قائم کیا گیا تھا۔ حلقہ این اے 140 قصور میں جماعت اہلحدیث کے عظیم قائد اور لاکھوں افراد کے محبوب لیڈر مولانا معین الدین لکھوی ؒ کے مقابلے میں ق لیگ سے نو آمد شخص ملک رشید خان کو ٹکٹ دے کر پھر واپس لے کر بھی اس کی پشت پناہی آج کی سیاست کی دھوکہ بازی اور خیانت و بے ایمانی کی بدترین مثال ہے پھر نتیجہ میں جو شکل اختیار کی گئی اس کے بارے میں خصوصی گزارش ہے کہ اگر اس میں دیانت وانصاف کے ساتھ فیصلہ کیا گیا جس کے بارے میں قرائن اس کے برخلاف نظر آتے ہیں تو شاید قابل برداشت ہو مگر رب کریم تو ہر بات کو جانتا اور دیکھ رہا ہے۔

یہ دھاندلی فریب کاری اور سیاسی کرشمہ سازیوں سے غلط فیصلے خود ان کی قیادت وسیادت کا بیڑا غرق کرنے کے لیے کافی ہیں۔

واضح ہو گیا کہ مسلم لیگ (ن) کے قائدین اور ذمہ داران سیاسی لحاظ سے اپنے لیے غلط فیصلے کر کے گڑھا کھود رہے ہیں، شاید ان کو اندازہ ہی نہیں کہ ان کے اس غلط فیصلے اور رویے سے ملک میں پھیلے ہوئے کروڑوں اہلحدیثوں پر کس قدر غلط اثر ہوگا اور مختلف حلقوں میں ان کے لاکھوں ووٹرز مسلم لیگ (ن) کے رویے سے بدظن ہو کر آئندہ جو کردار ادا کریں گے اس کا ان کو اندازہ نہیں ہے۔ والدین اپنے گھر میں حکمران اپنی قلمرو کے عوام میں اسی طرح برسر اقتدار گروہ اپنے حلقے جات اثر میں اگر عدل وانصاف اور دیانت وامانت سے انحراف کریں گے تو ایسے گھر، ملک اور معاشرہ میں بدامنی پھیلے گی، تباہی آئے گی اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ بدامنی اور تباہی پھیل رہی ہے۔

مشرقی پاکستان اور بلوچستان میں ہمارا کردار واضح ہے کہ ہم آنکھیں کھول کر فیصلہ کرنے کی بجائے اندھے بہرے گونگے بن کر حکومت کی گاڑی چلاتے ہیں۔ بس آخر میں یہی عرض کروں گا کہ اب بھی وقت ہے، ہم اپنے آپ کو بدلیں، عدل وانصاف کے تقاضوں کو پورا کریں، اپنے سیاسی مفادات اور ذاتی منفعتوں کی دلدل سے نکل کر ملک وقوم کے لیے اچھا ماحول اور بہترین معاشرہ کی تشکیل کے لیے کام کریں کیونکہ یہ دنیا فانی ہے آنی اور جانی ہے اس کے گورکھ دھندے میں الجھ کر اپنی عاقبت خراب نہ کریں بلکہ اس رہتی بستی دنیا میں بھی نیک نامی حاصل کریں اور رب کریم کی رضا جوئی کی فکر کریں، اسی میں ہماری دارین کی فلاح وکامرانی ہے۔

تقریب بخاری شریف

علوم اسلامیہ کی عظیم درسگاہ جامعہ محمدیہ اہل حدیث خانپور، ضلع رحیم یار خان کے زیر اہتمام مورخہ 22 جون 2012ء بمطابق شعبان ۱۴۳۳ھ بروز جمعۃ المبارک صبح 9:00 بجے تا عصر مجاہد ملت حضرت مولانا حافظ عبدالکریم ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کی زیر صدارت میں منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں علامہ پروفیسر محمد ابراہیم بھٹی کراچی، مولانا منظور احمد، قاری عبدالرحیم کلیم، مولانا نعیم الرحمٰن شیخوپوری کے علاوہ ملک بھر سے دیگر جید علمائے دین خطابات کریں گے نیز تلاوت قرآن مجید زینۃ القرآء قاری عبدالسلام عزیزی ارشاد فرمائیں گے۔

خطبہ جمعہ استاذ العلماء حضرت مولانا حافظ محمد شریف رئیس مرکز التربیۃ فیصل آباد اور درس بخاری شریف شیخ الحدیث حضرت مولانا ارشاد الحق اثری فیصل آباد ارشاد فرمائیں گے۔ (منجانب: شعبہ نشر واشاعت جامعہ محمدیہ اہلحدیث خانپور ضلع رحیم یار خان 068-5571589)

جماعتی خبریں

(1) دارالحدیث راجووال میں سلفی علماء کی آمد

جامعہ سلفیہ کے شیوخ الحدیث حافظ مسعود عالم، مولانا عبدالعزیز علوی، مولانا محمد یونس بٹ، مفتی عبدالحنان، شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف کی ملاقات و عیادت کے لیے تشریف لائے نماز عشاء کے بعد شیوخ نے قیمتی پندونصائح سے بھی طلباء اور حاضرین کو مستفید کیا۔ یقیناً ان کا یہ سفر محض مولانا کو ملنا تھا اس لیے ایسا سفر بھی اللہ تعالیٰ عبادت بنا دیتے ہیں کیونکہ آپ کا فرمان ہے کہ رضائے الٰہی کے لیے ملنے سے اللہ تعالیٰ کی محبت ملائکہ کی بخشش ورحمت کی دعا نصیب ہوتی ہے، ایسے لوگ قیامت کے روز قابل رشک مقام پر جلوہ افروز ہوں گے۔ مدرسہ کی رونق نظم ونسق تعداد طلباء کا ڈسپلن دیکھ کر معزز علمائے کرام ڈھیروں دعائیں دیتے ہوئے واپس گئے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے سفر کو باعث اجروثواب بنائے اور خالص عمل کو شرف قبولیت بخشے۔ آمین

(2) دعائے مغفرت

ہفتہ رفتہ میں یکے بعد دیگرے دوعلمائے ربانی کا انتقال جماعت اہلحدیث کے لیے بہت بڑا صدمہ ہے، ان کے خلا کی تکمیل مشکل نظر آتی ہے کیونکہ صدیوں بعد ایسے علماء پیدا ہوتے ہیں۔ مولانا محمد عبداللہ گورداسپوریؒ، مولانا محمد عبداللہ بھٹویؒ کی خدمات کو شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف صاحب نے ایک تعزیتی اجلاس میں خراج تحسین پیش کرتے ہوئے مغفرت وبلندی درجات کی دعاء کروائی۔ انہوں نے کہا یقیناً مرحومین جماعت اہل حدیث کا عظیم سرمایہ تھے، جن کی وفات پر تاریخ کا ایک باب بند ہوگیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی حسنات کو قبول فرمائے اور سیئات سے صرف نظر فرما کر جنت الفردوس عطا فرمائے اور انکی اولاد کو انکا صحیح معنوں میں خلف الرشید بنائے۔ آمین

(منجانب: عنایت اللہ امین مدرس راجووال اکاڑہ)

تبلیغی رپورٹ

جماعت اہلحدیث کی صوبائی اور ضلعی کابینہ کا مشترکہ اجلاس 26 اپریل بروز جمعرات صوبائی دفتر گوجرانوالہ میں امیر پنجاب میاں محمد سلیم شاہد کی نگرانی میں منعقد ہوا۔ اجلاس کی کاروائی کا آغاز حافظ عبدالقدیر بٹ کی تلاوت قرآن پاک سے کیا گیا۔ بعد از تلاوت ناظم اعلیٰ مولانا محمد سلیمان شاکر نے سابقہ اجلاس سے تاحال کارکردگی رپورٹ پیش کرتے ہوئے مختلف علاقوں کے 8 تبلیغی اجتماعات کا شیڈول پیش کیا اور جماعت اہلحدیث میں شمولیت کرنے والے نئے احباب کا تعارف کروایا۔ مولانا حکیم ساجد منیر نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا جماعت میں میری شمولیت خالصتاً لوجہ اللہ اور اپنے محترم ناظم اعلیٰ محمد سلیمان شاکر اور حافظ عبدالقدیر بٹ کی کاوشوں کا نتیجہ ہے۔ میں جماعت اہلحدیث کو Join کر کے دلی فرحت محسوس کر رہا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ اس پلیٹ فارم سے روپڑی خاندان اور محترم میاں صاحب کی سرپرستی میں تبلیغ دین کے زیادہ سے زیادہ مواقع میسر آئیں گے، مجھے قائدین جہاں بھی حکم فرمائیں گے میں ہر لحاظ سے تعمیل کے لیے حاضر ہوں گا۔ حافظ عبدالقدیر بٹ نے اپنے بیان میں کہا کہ ماہانہ اجلاس باہمی روابط کی پختگی کا بہترین ذریعہ ہے مگر احباب کوشش کر کے اس دورانیے کو کم سے کم بنائیں باقی ہم اپنے کام سے الحمدللہ مطمئن ہیں۔

ناظم تبلیغ مولانا عبدالوحید ساجد نے تبلیغی پروگرامز کے دائرہ کار کو فی الحال شہری حدود تک محدود کرنے کی تجویز پیش کی تاکہ شہر بھر کی مساجد میں لوگوں کی خواہش کے مطابق جماعت اہل حدیث کے پروگرامز کا انعقاد ممکن بنایا جاسکے۔ نائب ناظم اعلیٰ مولانا ظفر اقبال ربانی، مولانا قاری محمد افضل سلفی، مولانا عطاء اللہ قصوری ودیگر احباب جماعت کی آراء پر ہی متفق ہوتے ہوئے ہر قسم کے تعاون کی یقین دہانی کروائی۔ آخر میں صوبائی امیر میاں محمد سلیم شاہد نے مجلس اراکین وذمہ داران سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا ایک ایک ساتھی اللہ کے فضل وکرم سے سینکڑوں سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے، ہم نے غداری کا سبق نہیں پڑھا بلکہ ہمارا بے داغ ماضی شاہد ہے کہ ہم سالہا سال سے روپڑی خاندان کی قیادت میں جماعت اہلحدیث کے پلیٹ فارم پر متفق ہیں اور انشاء اللہ تادم آخر اسی عزم سے وابستہ رہیں گے۔ انہوں نے کہا میں جماعت میں آنے والے نئے ساتھیوں کو اپنی کابینہ سمیت دل کی اتھاہ گہرائیوں سے اھلاً وسھلاً ومرحبا کہتا ہوں اور جس طرح جماعت کے دیگر افراد ایک کنبے کی طرح محبت ویگانگت سے بھرپور جماعتی زندگی گزار رہے ہیں ان شاء اللہ یہ علمائے کرام بھی اسی اتحاد کا حصہ بن جائیں گے (ان شاء اللہ) اجلاس میں امیر محترم نے کئی ایک باتوں کا نوٹس

لیتے ہوئے ان کوتاہیوں کو دور کرنے کی ہدایات جاری کیں اور عوام رابطہ مہم ایک وفد تشکیل دیا جس کی نگرانی کی ذمہ داری بھی امیر پنجاب نے خود سنبھالی

مورخہ 29 اپریل بروز اتوار جماعت کے علماء کا ایک وفد امیر محترم کی سربراہی میں علماء رابطہ مہم کے سلسلہ میں نکلا اور مختلف علاقوں کا دورہ کرتے ہوئے علمائے کرام سے میٹنگز ہوئیں۔ان ملاقاتوں میں میاں محمد سلیم شاہد، ناظم اعلیٰ محمد سلیمان شاکر نے بھرپور انداز میں جماعتی دعوت کو پیش کیا جس سے متاثر ہو کر قاری محمد طاہر مدرس شعبہ حفظ مرکزی جامع مسجد رحمانیہ اہلحدیث (مولانا غلام رسول والی) قلعہ میاں سنگھ موجودہ اسلام والا اور مولانا عامر یزدانی نے جماعت میں شریک ہونے کا اعلان کر دیا۔

جماعت اہلحدیث پنجاب کی عوام رابطہ مہم امیر پنجاب میاں محمد سلیم شاہد کی سربراہی میں الحمد للہ خاطر خواہ کامیابیاں حاصل کرتے ہوئے صوبہ بھر میں مصروف عمل ہے۔گذشتہ دنوں یہ وفد قاری محمد داؤد ایم اے کے ادارہ تحفیظ القرآن محلہ حسن پورہ نواب چوک میں پہنچا اور موصوف کے سامنے جماعتی نظم ونسق کو پیش کرتے ہوئے تبلیغی میدان میں اپنی شبانہ روز محنتوں کا تذکرہ کیا جس سے متاثر ہو کر قاری صاحب نے جماعت اہلحدیث میں شمولیت کا اعلان کر دیا اور دیگر علماء کی شمولیت کی یقین دہانی کرواتے ہوئے روپڑی برادران اور میاں محمد سلیم شاہد کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا۔

مورخہ 20 مئی بروز اتوار مرکز عثمان اہلحدیث، گلشن رحمان میں صوبائی اور ضلعی کابینہ کا مشترکہ اجلاس میاں محمد سلیم شاہد کی نگرانی میں منعقد ہوا، قاری محمد داؤد ایم اے کی تلاوت کے بعد مولانا محمد سلیمان شاکر نے باقاعدہ کاروائی کا آغاز کرتے ہوئے سابقہ کارکردگی اور آج کے اغراض ومقاصد بیان کرتے ہوئے حاضرین کو اپنے خیالات کے اظہار کی دعوت دی۔

حاضرین نے اپنے بھرپور جذبات کے ساتھ جماعتی وابستگی کو قابل فخر قرار دیتے ہوئے اپنی تمام ترکاوشوں کو جماعت کے ساتھ مختص کرنے کا اعلان کیا۔حسب روایت صوبائی امیر کے ولولہ انگیز خطاب نے کارکنان کے حوصلوں کو جلابخشی اور آئندہ لائحہ عمل طے کر کے اجلاس برخاست کر دیا گیا۔اجلاس میں قاری محمد افضل سلفی، حافظ عبدالقدیر بٹ، قاری عبدالوحید ساجد، مولانا حکیم ساجد منیر، مولانا عامر یزدانی، مولانا عبدالقیوم سلفی، مولانا خالد فاروق، مولانا عطاء اللہ قصوری، قاری ظفر اقبال ربانی اور حافظ طاہر محمود و دیگر احباب جماعت نے شرکت کی۔

(شعبہ نشر اشاعت جماعت اہلحدیث پنجاب 0300-6314717)

ضرورت خطیب

اگر کہیں خطیب کی ضرورت ہو تو احباب جماعت درج ذیل نمبر پر رابطہ کر سکتے ہیں۔(0306-6449431)

صرف اللہ ہی مشکل کشاء ہے

تحریک دعوت توحید پاکستان کی اپیل پر عثمان والا ڈھولن ہٹھاڑ نور پور ڈوگراں ڈھنگ شاہ اور کھڈیاں شہر اور اس کے مضافات میں 48 علمائے کرام نے 25 مئی کا خطبہ جمعۃ المبارک مذکورہ بالا عنوان پر ارشاد فرمایا۔جس میں توحید کی اہمیت اُجاگر کرنے کے ساتھ ساتھ عوام الناس کو شرک کے نقصانات اور توحید کے فوائد سے آگاہ کیا۔پورے علاقہ میں توحید پر مبنی نعروں کی چاکنگ بھی کرائی گئی۔

درس قرآن یکم جون بروز جمعۃ المبارک بعد از نماز عصر منڈی عثمان والا جامع مسجد باغ والی کھڈیاں خاص میں **میاں محمد جمیل** درس قرآن دینے کے ساتھ علمائے کرام اور کارکنان کا شکریہ ادا کریں گے (ان شاء اللہ)

(منجانب: حافظ ظہیر احمد جامع تجوید القرآن منڈی عثمان والا (روڈھے)

WEEKLY LAHORE
TANZEEM AHL-E-HADITH
فون مینیجر سرکولیشن (042) 5854010
فون مدیر اعلیٰ تنظیم اھلحدیث (042) 6581025
C.P.L - 104

کنونشن ابنائے طلباء جامعہ اہلحدیث لاہور

جامعہ اہلحدیث لاہور کے فاضل طلباء کا سالانہ کنونشن مورخہ 10 جون 2012ء بروز اتوار صبح 9:00 بجے منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں عظیم سکالر اور شیوخ الحدیث حضرات خطابات فرمائیں گے۔ 1986ء سے لے کر اب تک جتنے بھی طلباء فارغ ہوئے ان سب کو دعوت دی جاتی ہے کہ اپنی مادر علمی سے تعلقات کو استوار رکھتے ہوئے بروقت تشریف لائیں۔ تمام طلباء کو دعوت نامے بھیج دیئے گئے ہیں جنہیں یہ دعوت نامہ نہ ملا ہو وہ اسی کو ہی دعوت نامہ تصور کرتے ہوئے اپنی حاضری کو یقینی بنائے۔

نوٹ: پہلی نشست صبح 9 سے 12 بجے تک اور 12 سے 1 بجے تک نماز اور کھانے کا وقفہ ہوگا۔ جبکہ دوسری نشست 1 سے 3 بجے تک ہوگی۔

(وقت کی پابندی ضروری ہے)

منجانب: حافظ عبدالوہاب روپڑی 0300-9476230 / 042-37656730